ماہنامہ لاہور
نعت
دیوانِ نعت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باقاعدہ اشاعت کا 17 واں سال

راجا غلام محمدؒ (صدر ادارہ ابطال باطل) کی یاد میں جاری جریدہ

ماہنامہ نعت لاہور

جلد 17 مارچ 2004 شمارہ 3

دیوانِ نعت

(سرپرست خصوصی) چودھری رفیق احمد باجوہ ایڈووکیٹ

ایڈیٹر: راجا رشید محمود

ڈپٹی ایڈیٹرز: شہناز کوثر۔ اظہر محمود

مینیجر: راجا اختر محمود

پبلشر: راجا رشید محمود
صدر ایوان نعت رجسٹرڈ

قیمت:
15 روپے (عام شمارہ)
60 روپے (خصوصی شمارہ)
200 روپے (زرِ سالانہ)
عرب ممالک کے لیے 100 ریال

پرنٹر: حاجی محمد نعیم کھوکھر جیم پرنٹرز لاہور

کمپیوٹر کمپوزنگ: مدنی گرافکس، فون: 7230001

بائنڈر: خلیفہ عبدالمجید بک بائنڈنگ ہاؤس، 38 اردو بازار لاہور

فون: 7463684

اظہر منزل، چوک گلی نمبر 5/10، نیو شالامار کالونی ملتان روڈ لاہور (پاکستان)
پوسٹ کوڈ: 54500

دیوانِ نعت

راجا رشید محمود

نعت کے دیوانوں کے نام

ردیف وار نعتیں

مدیحِ سرورِ عالم ﷺ کی گیرائی میں شک کیسا
مری تخییل کی افلاک پیمائی میں شک کیسا ۲۰

وردِ درود جس کو بھی وجہِ طرب ہے اب
خوف اور حزن اس کے لیے بے سبب ہے اب ۲۱

پہنچیں طیبہ میں گنہگار نہ جانے پھر کب
دیکھیے، پائیں سے ایسے سہانے پھر کب ۲۲

فروغِ آگہی سیرت، مجسم راستی سیرت
نمونہ ہے مسلماں کے لیے سرکار ﷺ کی سیرت ۲۳

سنت ہے نہ کیوں کہیے صداقت کو عبدت
سمجھے ہیں پیمبر ﷺ کی اطاعت کو عبادت ۲۴

ہے متنِ مدحِ سرکارِ جہاں ﷺ کا حاشیہ عزت
کراتی ہے زمانے سے پیمبر ﷺ کی ثنا عزت ۲۵

نامِ نبی ﷺ ہے ہر جگہ نامِ خدا کے ساتھ
پھر کیوں نہ ان کی نعت ہو رب کی ثنا کے ساتھ ۲۶

مدیحِ غیرِ نبی ﷺ رنجِ جاں گسل کا خراج
مگر یہ نعتِ نبی ﷺ ہے سکونِ دل کا خراج ۲۷

اس سے بڑھ کر نہیں انسان کی کوئی معراج

اصل میں تو ہے پیمبر ﷺ کی حضوری معراج ۲۸

تجھ کو عطا کرے جو ذرا کبریا سمجھ
معراج کو تو آئنہ در آئنہ سمجھ ۲۹

ہو اگر اے دوست! تیری شہرِ طیبہ تک پہنچ
یہ یقینی ہے، تو جائے حسنِ عقبیٰ تک پہنچ ۳۰

درِ سرکارِ دو عالم ﷺ کے قریں ہے سب کچھ
زائرو! آؤ مدینے کہ یہیں ہے سب کچھ ۳۱

خوابوں کی بھی پا بیٹھے ہیں تعبیر بہت کچھ
کرتے جو رہے نعت میں تحریر بہت کچھ ۳۲

رحمتِ سرور ﷺ پہ جو رکھیں نہ یکسر اعتماد
ان کو خلاقِ جہاں پر بھی ہو کیونکر اعتماد ۳۳

ہم پر جو مصطفیٰ ﷺ کے کرم بھی ہیں مستند
اس استناد ہی سے تو ہم بھی ہیں مستند ۳۴

تلے ہیں سارے مسلماں مدینے جانے پر
مگر رسائی ہے سرکار ﷺ کے بلانے پر ۳۵

میں نے الفت کے جو کچھ رنگ جمائے دل پر
کی توجہ مرے آقا ﷺ نے صدائے دل پر ۳۶

ملے گی لازماً اچھی خبر، توقف کر
نبی ﷺ بلائیں گے تجھ کو، مگر توقف کر ۳۷

نشاں لگاؤ کا پاؤ گے ہو کے ماتھے پر
جو نعت دیکھو کوئی رنگ و بو کے ماتھے پر ۳۸

ہیں خاکِ مدینہ میں کمالاتِ تحیر
پائی ہیں بہت اس کی حکایاتِ تحیر ۳۹

رکھتے ہیں غصے کی وہ سب شیطان پر نظر
جس جس کی ہے حضور ﷺ کے فرمان پر نظر ۴۰

رہا نہ مجھ کو ذرا اپنے آپ کا احساس
جونہی حضوریِ سرکار ﷺ کا ہوا احساس ۴۱

حوضِ کوثر کو رواں ہو گا جو پیاسوں کا جلوس
پائے گا منزل بالآخر التماسوں کا جلوس ۴۲

نعتِ سرکار ﷺ سے جس شخص نے برتا اغماض
اس کی تقدیر میں اللہ نے لکھا اغماض ۴۳

لے چکا ہوں جب سے میں شہرِ رسالت کا صراط
رات دن کرتا ہوں فضلِ حق سے رقصِ انبساط ۴۴

اخلاق کے نبی ﷺ نے جلائے نئے چراغ

آئے یہاں تو ساتھ میں لائے نئے چراغ ۴۵

کرم خدا کا، نبی ﷺ کی نگاہ پر موقوف
عطا و لطفِ رسالت پناہ ﷺ پر موقوف ۴۶

ان کی طرف لگی ہوئی ہیں سب جہاتِ شوق
ذکرِ رسول ہر دو جہاں ﷺ ہے حیاتِ شوق ۴۷

خاطی ہوں آقا ﷺ میں، تو ہوں شفقت کا مستحق
لطف و عطا و بذل و عنایت کا مستحق ۴۸

ملتا رہا ٹکڑا جسے سرکار ﷺ سے اب تک
اللہ نے دیکھا ہے اسے پیار سے اب تک ۴۹

سرکار ﷺ کے احوال کا، آثار کا ادراک
گویا ہے کہ آئینۂ انوار کا ادراک ۵۰

کیا بہار افزا ہے دیکھو قبۂ خضرا کا رنگ
سبز جس کے دم سے آتا ہے نظر فردا کا رنگ ۵۱

طیبہ کو ہے جو بال کشا مرکزی خیال
آیا ہے دل میں نعت ہی کا مرکزی خیال ۵۲

جو ہے خالق کے پیار کے قابل
کب ہوں میں اُس دیار کے قابل ۵۳

ملے خدا سے اسی ذات پر یقیں کا کرم
زمانے بھر پہ ہے جس صادق و امیں ﷺ کا کرم ۵۴

جو رتبہ مصطفیٰ ﷺ کا ہے فضائل اور شمائل میں
نہیں ہے اس میں ان کا کوئی مرسل بھی مقابل میں ۵۵

وہ سب بندوں سے رتبے میں بڑے ہیں
جو چوکھٹ پر پیمبر ﷺ کی پڑے ہیں ۵۶

شہرِ نبی ﷺ ہے، لطف ہے بہتات پر یہاں
نورانیت ہے سایہ فگن رات پر یہاں ۵۷

مصطفیٰ ﷺ نے گناہ گاروں کو
رستگاری دلائی ساروں کو ۵۸

مانگنا آقا ﷺ سے ہے سہل الحصولِ آرزو
اور یہی دراصل ہے اصل الاصولِ آرزو ۵۹

خدا، نے کر دیا قائم جہاں کے کارخانے کو
مرے آقا ﷺ نے سیدھی راہ دکھلا دی زمانے کو ۶۰

حشر کے روز نہ ہکلائے گی اِن شاء اللہ
نعت کے گیت زباں گائے گی اِن شاء اللہ ۶۱

طیبہ میں میرے دیدۂ تر کا مظاہرہ

یہ ہے عطائے خیرِ بشر ﷺ کا مظاہرہ ۶۲

رہی مجھ پر جو رحمت کی فراوانی بہر لحہ
تو میں نے شفقتِ محبوبِ رب ﷺ مانی بہر لحہ ۶۳

اُنس سرور ﷺ کے ہیں اسباق نصابِ ہستی
انتساب آپ سے رکھتی ہے کتابِ ہستی ۶۴

جو ہے خدا کے تجلا کی آئنہ کاری
وہ ہے نبی ﷺ کے وسیلہ کی آئنہ کاری ۶۵

دل میں الفت ہے ایسی ہستی کی
جس نے رب تک رسائی ستی کی ۶۶

خبر چاروں طرف جو آمدِ سرکار ﷺ کی پھیلی
تو علم و حکمت و دانش کی ہر سُو آگہی پھیلی ۶۷

پیمبر ﷺ کو خدا نے بھیجا رحمت کے حوالے سے
ہوئی اسلام کی تبلیغ حکمت کے حوالے سے ۶۸

لبوں پر جس کے ذکرِ احمدِ مختار ﷺ ہوتا ہے
وہی بندہ خدا کے لطف کا حق دار ہوتا ہے ۶۹

جو جھکے سرورِ عالم ﷺ کی رضا کے آگے
سرنگوں کیسے وہ حرص و ہوا کے آگے ۷۰

ہے سخا ان کی، مرے فہمِ رجا سے آگے
بخشش آقا ﷺ کی ہے دامانِ دعا سے آگے ۷۱

وہ بندۂ نبی ﷺ نہ کسی جا پھسل سکے
جو چارگام راہِ محبت میں چل سکے ۷۲

ان میں رہوں گا، جو ہیں مداح مصطفیٰ ﷺ کے
آیا ہوں یہ حقیقت تقدیر میں لکھا کے ۷۳

جو پھیلے میرے نبی ﷺ کی حیات کے سایے
مُشکل اس سے ہوئے ہیں نجات کے سایے ۷۴

طٰہٰ و یٰس قرآں اطلاع نعت ہے
حرفِ الکوثر کو جانچو تو دفاعِ نعت ہے ۷۵

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اگر مجھ پر نہ لُطفِ مُصطفیٰ ﷺ ارزانیاں کرتا
مرا اسپِ تخیُّل کس طرح جولانیاں کرتا

جو بنتا سرورِ ہر دو جہاں ﷺ کی راہ کا راہی
نہ کیوں تیرا خدا تیرے لیے آسانیاں کرتا

لگن مجھ کو اگر ذکرِ نبی ﷺ کی یوں نہ لگ جاتی
تو اِس میں شک نہیں، میں بھی بہت شیطانیاں کرتا

مُقدّر ساتھ جو دیتا، جو قسمت یاوری کرتی
تو مَیں سرکار ﷺ کے دربار کی دربانیاں کرتا

رِضائے مُصطفیٰ ﷺ مقصد نہ ہو تو نعت خوانی کیا
مدیحِ مصطفیٰ ﷺ میں گو مَیں خُوش اِلحانیاں کرتا

اگر اِس پر نہ سایہ رحمتِ سرکار ﷺ کا ہوتا
تو ناممکن نہ تھا، محمودؔ بدعنوانیاں کرتا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نظر پڑتے ہی گنبد پر، مرا لُطفِ نظر لینا
حقیقت میں یہی تو ہے اِرادت کا ثمر لینا

کسی رنج و مصیبت کا ذرا سا بھی جو خدشہ ہو
تو اسمِ سرور و سرکارِ عالم ﷺ عمر بھر لینا

کسی جانِب نہ رُخ کرنا، اگر گھر سے نکلنا ہو
جو قسمت ساتھ دے تو جادۂ طیبہ نگر لینا

اگر مدحِ رسولِ محترم ﷺ کی تم کو خواہش ہو
کلامِ حق کی تعلیمات پر بھی غور کر لینا

سبھی کو آپ کی شفقت، شفاعت پر بھروسا ہے
مِرے آقا ﷺ! سرِ میزاں ہماری بھی خبر لینا

اگر محمودؔ دل میں خواہشاتِ سربلندی ہوں
تو دہلیزِ رسولِ پاک ﷺ پر تم سر کو دھر لینا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بے بَصَر ہے، جو ہے حق کا منزلت ناآشنا
ناشناسائے نبی ﷺ ہے عاقبت ناآشنا

جس نے دیکھا ہی نہیں شہرِ حبیبِ کبریا ﷺ
اس سے بڑھ کر کون ہو گا عافیت ناآشنا

جو نہیں ممنونِ احساں مُحسنِ دارین ﷺ کا
کیسا انساں؟ وہ تو ہے انسانیت ناآشنا

وہ صداقت کا سبق میرے پیمبر ﷺ نے دیا
ہو گیا ہے جس سے احقر مصلحت ناآشنا

جو احادیثِ نبی ﷺ سے لاتعلُّق سا رہا
ایسا بدبخت آدمی ہے مغفرت ناآشنا

مظہرِ حُسنِ عقیدت نعت ہے محمودؔ کی
اس کو کہتے ہو تو کہہ لو شعریت ناآشنا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ملے جو ذوق کسی کو خدا شناسی کا
تو پائے درجہ وہ طیبہ کے اِلتماسی کا

نبی ﷺ کے لُطف کا احسان مند ایسا ہوں
گناہ گار نہیں ہُوں گا ناسپاسی کا

مِرے ضمیر نے پہنا ہے نعت پیراہن
نہیں ہے ہوکا مجھے یارو خوشِ لباسی کا

مَیں شہرِ سرورِ کونین ﷺ میں پہنچ جاؤں
یہی علاج ہے واحد مِری اُداسی کا

رسالہ "نعت" جو سولہ برس سے جاری ہے
کرم نبی ﷺ کا ہے یہ جنوری اٹھاسی کا

حبیبِ رب ﷺ کے عطا کردہ حوصلے کے سبب
بنا مجسّمہ محمودؔ بے ہراسی کا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعت میں قرآن سے جب اِستفادہ ہو گیا
جذبۂ الفت مِرے دل میں زیادہ ہو گیا

گھر کریں اس میں پیمبر ﷺ کی محبّت کے نقوش
اِن تمنّاؤں میں صحنِ دل کُشادہ ہو گیا

بھیک اَلطافِ رسولِ پاک ﷺ کی درکار تھی
ہر نَفَس دریُوزہ خواہی کا لبادہ ہو گیا

ایک ہیں سارے مُحبّانِ درودِ مصطفیٰ ﷺ
قُدسیوں میں محترم یہ خانوادہ ہو گیا

سامنے تیرے جو ہے آقا ﷺ کا طرزِ زندگی
رہن سہن اپنا ترا کیونکر نہ سادہ ہو گیا

مَیں بڑھا محمودؔ راہِ مدحتِ سرکار ﷺ میں
میرا یوں اَسباقِ الفت کا اِعادہ ہو گیا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرشمہ یہ بھی اک تھا یادِ سرکارِ دو عالم ﷺ کا
کرم دیکھا جو لوگوں نے مری پلکوں پہ شبنم کا

مجھے طائف، اُحد اور فتحِ مکّہ یاد آئے گا
کروں گا ذکر جب سرکار ﷺ کے عزمِ مُصمّم کا

اگر سرکار ﷺ کے لطف و عنایت پر بھروسا ہو
کسے خطرہ لحد کا، حشر کا، نارِ جہنّم کا

قریب اُس کے نہ پھٹکے گی تمازت مہرِ محشر کی
ملے گا جس کو سایہ حشر میں رحمت کے پرچم کا

کھجوریں مَیں دیارِ سرورِ عالم ﷺ سے پاتا ہوں
تو شہرِ خالق و مالک میں گرویدہ ہوں زمزم کا

سخاوت کی صِفت محمودؔ اتنی تھی پسندیدہ
کہ سر ڈھانپا حبیبِ کبریا ﷺ نے بنتِ حاتم کا

☆☆☆☆☆
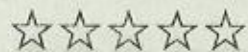
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نبی ﷺ کی مدح اور محمودؔ میں منظوم و ناظم کا
تعلُّق ہے اور ایسا ہے کہ ہے ملزوم و لازم کا

ہیں جتنی کائناتیں، سب نبی ﷺ سے فیض پاتی ہیں
عطا فرمایا رُتبہ ان کو خود مُعطِیؔ نے قاسِمؔ کا

مجھے سرکار ﷺ کی اُمّت میں پیدا کر دیا اُس نے
میں اِس انعام پر شاکر رہوں گا اپنے مُنعِم کا

نویدِ جانفزائے مغفرت دے کر معاصی پر
بڑھاتے ہیں پیمبر ﷺ حوصلہ تائب کا، نادِم کا

یہ سچ ہے، گلشنِ شہرِ پیمبر ﷺ کے عنادِل پر
اثر مُثبت یا منفی، کچھ نہیں ہوتا ہے موسم کا

ثبوتِ علمِ لامتناہی کیا اِس کے سوا ہو گا
دیا محمودؔ رب نے مرتبہ اُن ﷺ کو مُعلِّم کا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدحِ سرورِ عالم ﷺ کی گیرائی میں شک کیسا
مری تخییل کی افلاک پیمائی میں شک کیسا
حبیبِ خالقِ یکتا جو وہ یکتا و واحد ہیں
تو پھر سرکارِ ہر عالم ﷺ کی یکتائی میں شک کیسا
مُعانِدِ دین و جاں کے بھی جسے صادق سمجھتے ہوں
صداقت کیش اُس ہستی کی سچّائی میں شک کیسا
مجھے جب تک نظر آتا ہے روضہ اپنے آقا ﷺ کا
مجھے یا پھر کسی کو میری بینائی میں شک کیسا
خطابِ "اُدْنُ مِنِّیْ" جب برابر یاد ہے سب کو
سرِ عرشِ عُلا اُن ﷺ کی پذیرائی میں شک کیسا
میانِ لامکاں محمودؔ جب وصلِ محبّت تھا
تو پھر رب اور سرور ﷺ کی شناسائی میں شک کیسا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وردِ درود جس کو بھی وجہِ طرب ہے اب
خوف اور حُزن اس کے لیے بے سبب ہے اب
اب تو میں دیکھ آیا ہوں سرکار ﷺ کا نگر
کافور ہر اک رنج ہے، عَنقا تعَب ہے اب
پائے گا کل کو عزّت و توقیر کا شَرَف
ذکرِ نبی ﷺ کی بزم میں جو باادب ہے اب
اِس کو بھی دے گا ربِّ دو عالم قبولیت
دفنِ بقیع میرا جو حُسنِ طلب ہے اب
وردِ درود شافعیؒ کہتے ہیں، فرض ہے
یہ گرچہ حنفیوں کے لیے مُستحب ہے اب
محمودؔ اب سے پہلے بھی کُم تو نہیں رہی
دل کو مِرے جو شہرِ نبی ﷺ کی طلب ہے اب

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پہنچیں طیبہ میں گنہگار نہ جانے پھر کب
دیکھیے، پائیں سمے ایسے سہانے پھر کب

آئے ہو شہرِ نبی ﷺ میں تو بنا لو قسمت
جانے آئیں یہ حضوری کے زمانے پھر کب

صُفّہ سے قبلے کی جانب ہیں وہ میرے آقا ﷺ
دیکھیے، ملتے ہیں یہ آئنہ خانے پھر کب

جانے پھر کب ہو درِ سرورِ عالم ﷺ پہ رسا
آئے دل اپنا، خدا جانے، ٹھکانے پھر کب

شہرِ سرکار ﷺ کے ذرّات ہیں لعل و گوہر
ہاتھ لگتے ہیں نجانے یہ خزانے پھر کب

سر پھرے حُرمتِ سرور ﷺ کی حفاظت کے لیے
دیکھیے، اُٹھتے ہیں سر اپنا کٹانے پھر کب

ہو کے آئی ہے ابھی شہرِ پیمبر ﷺ سے ہوا
دیکھیں، جاتی ہے مرا حال سُنانے پھر کب

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فروغِ آگہی سیرت، مجسّم راستی سیرت
نمونہ ہے مسلماں کے لیے سرکار ﷺ کی سیرت

تجھے جس چیز کی حاجت ہو، جیسی بھی ضرورت ہو
نبی ﷺ کے در پہ حاضر ہو، نبی تو ہیں سخی سیرت

کہیں تم نے سوائے سرورِ کونین ﷺ دیکھی ہے
صداقت کا علَم دُنیا میں لہراتی ہوئی سیرت

اثر انداز اُس کے دل پہ بھی ہو گی بہر صُورت
پڑھے گا غیر مسلم بھی نبی ﷺ کی جس گھڑی سیرت

بچھا جائے گا رِضواں حشر میں اُس شخص کے آگے
وہ جس کے سامنے میرے پیمبر ﷺ کی رہی سیرت

حیاتِ مصطفیٰ ﷺ محمودؔ یوں ہے اُسوۂ کامل
کہ جو ہو قابلِ تقلید، وہ ہے واقعی سیرت

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سُنّت ہے، نہ کیوں کہیے صداقت کو عبادت
سمجھے ہیں پیمبرؐ کی اطاعت کو عبادت

آقا ﷺ کی ہے نسبت کی ہر اک شے مجھے محبُوب
کہیے کہ نہ کہیے مِری چاہت کو عبادت

پاکیزگی دراصل ہے ایمان کا حصّہ
سرکار ﷺ نے فرمایا طہارت کو عبادت

طیبہ میں پہنچیے جو مقدّر سے تو کہیے
دیدار کے ہر لمحہ و ساعت کو عبادت

فرمودۂ سرکار ﷺ کے معنیٰ کو سمجھ کر
کہ دین کے رستے میں عزیمت کو عبادت

احکامِ نبی ﷺ کے جو سراسر ہو مطابق
فرمایا گیا ایسی معیشت کو عبادت

محمودؔ وہ بدبخت ہے جو شخص نہ سمجھے
سرکار ﷺ کے دربار کی قربت کو عبادت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے متنِ مدحِ سرکارِ جہاں ﷺ کا حاشیہ عزّت
کراتی ہے زمانے سے پیمبر ﷺ کی ثنا عزّت

یہ عادت، یہ سعادت حشر میں بھی فائدہ دے گی
نبی ﷺ کی نسبتوں کی میں اگر کرتا رہا عزت

نقوشِ پائے سرور ﷺ کو کرے تو رہنما کوئی
نتیجہ ہے ہمیشہ احترام اِس کا، سدا عزت

کُھلے گی حشر کے عالَم میں وہ ہر ایک انساں پر
خداوند تعالیٰ نے جو کی اُن ﷺ کو عطا عزت

نہ کی تعظیم و تکریمِ پیمبر ﷺ جس نے دُنیا میں
تو پائے گا وہ بدقسمت بروزِ حشر کیا عزت

خدا کے فضل سے یُوں تو یہ پاکستان میں بھی ہے
مگر طیبہ سے ملنے والی ہے سب سے جُدا عزت

مجھے محمودؔ آ جائے کہیں طیبہ سے سندیسا
پیامِ حاضری سے دے مجھے بادِ صبا عزّت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نامِ نبی ﷺ ہے ہر جگہ نامِ خدا کے ساتھ
پھر کیوں نہ اُن کی نعت ہو رب کی ثنا کے ساتھ

ہر روشنی کا سلسلہ پایا جُڑا ہُوا
نورِ نبی ﷺ کے ساتھ، ضیائے خدا کے ساتھ

پائے گا بارگاہِ پیمبر ﷺ سے ہر مُراد
اسمِ حضور ﷺ لے گا جو ''صَلِّ علیٰ'' کے ساتھ

ہر معصیت شعار کی بخشش کا فیصلہ
وابستہ کیا نہیں ہے نبی ﷺ کی رِضا کے ساتھ

فی الفور ہُوں گا عازمِ شہرِ حضور ﷺ مَیں
آئے گا جب سندیسا وہاں سے صبا کے ساتھ

آب و ہَوائے شہرِ نبی ﷺ ساتھ ہو مرے
جس وقت ہو معانقہ میرا قضا کے ساتھ

محمودؔ سوچتا ہوں، مقدّر جو ساتھ دے
شہرِ نبی ﷺ کو جاؤں مَیں موجِ ہُوا کے ساتھ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدیحِ غیرِ نبی ﷺ رنجِ جاں گُسل کا خراج
مگر یہ نعتِ نبی ﷺ ہے سکونِ دِل کا خراج

درود پڑھتا ہوں، مدحِ حضور ﷺ کرتا ہوں
کہو تو اِس کو کہو قلبِ مُنفعِل کا خراج

ملائکہ نے کیا تھا وہ نورِ سرور ﷺ کو
وہ ایک سجدہ جو تھا ربطِ آب و گِل کا خراج

کیے ہیں پیش جو مجموعہ ہائے نعت کئی
بروزِ حشر ہے یہ نادِم و خجِل کا خراج

جو کر رہا ہو اطاعت حبیبِ حق ﷺ کی کوئی
سمجھ سکو تو کہو اُس کو جذبِ دل کا خراج

مَیں ہاتھ باندھ کر ذکرِ حضور ﷺ کرتا ہوں
یہ دست بستگی ہے جانِ مُضمحِل کا خراج

بیادِ سرورِ عالم ﷺ ہیں آنکھ میں آنسو
یہی رشیدؔ کے ہے سوزِ مُستقِل کا خراج

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اِس سے بڑھ کر نہیں انسان کی کوئی معراج
اصل میں تو ہے پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری، معراج

پیش ہوتے تھے جو خدمت میں مِرے سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
روز پاتے تھے نگاہوں سے صحابیؓ معراج

باادب طیبۂ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو جا
یہ طریقہ ہے کہ ہو جائے گی جلدی معراج

خواب میں دیدِ پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سعادت مل جائے
وردِ صلوات سے ہو مجھ کو الٰہی! معراج

اصل معراج تو ہے دل میں بسانا اُنؐ کو
دیکھنا گنبدِ خضرا کا ہے وقتی معراج

حفظِ ناموسِ پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جو جاں کو ہارے
ہو چکی ایسے شہیدوں کو کبھی کی معراج

مجھ کو محمودؔ یہ الہام ہُوا ہو جیسے
فکرِ مدّاحِ سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے شعوری معراج

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تجھ کو عطا کرے جو ذرا کبریا سمجھ
معراج کو تُو آئنہ در آئنہ سمجھ

مخلوق ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، مگر رب کے حبیب ہیں
قرآں پڑھا تو آئی نہیں پھر بھی کیا سمجھ!

کیا میری حیثیت کہ پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق ہو
آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادموں کی مجھے خاکِ پا سمجھ

رب سے تُو مانگ واسطہ دے کر درود کا
اور، کام عرض کرنے سے پہلے ہُوا سمجھ

کچھ چاہتا ہے رب سے تو در پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آ
بابِ قبولیت کا تُو مجھ سے پتا سمجھ

ارشاد جو ترے لیے کر دیں حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قسمت کی لوح پر تُو اُسی کو لکھا سمجھ

یہ تجھ کو جو درود پر رب نے لگا دیا
محمودؔ اس کو نعتِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صلہ سمجھ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہو اگر اے دوست تیری شہرِ طیبہ تک پہنچ
یہ یقینی ہے، تُو جائے حُسنِ عُقبیٰ تک پہنچ

گر رسائی کُنہِ ذاتِ پاک تک مطلوب ہے
سعی کر کے تو درِ سرکارِ والا ﷺ تک پہنچ

"مَا طَغٰی" کو پڑھ کے "قَوْسَیْن" اور "اَوْ اَدْنٰی" سمجھ
جان اِسْرَا کی حقیقت، رازِ اِخفا تک پہنچ

واسطہ اصحابؓ و اہلِ بیتِ آقا ﷺ کو بنا
اِس طرح سے تُو حبیبِ حق تعالیٰ ﷺ تک پہنچ

جاننا چاہے نبی ﷺ کی شان تو قرآں اُٹھا
گُھب کے لفظوں میں نہ رہ جا اور معنیٰ تک پہنچ

سِدرہ سے اوپر ہی اوپر سایۂ سرکار ﷺ تھا
چشمِ انساں کی نہ ہو سکتی تھی سایہ تک پہنچ

ہو سکے محمودؔ تو تُو خوشِ نصیبی کو بُلا
سایۂ مدّاحِ سرور ﷺ میں روضہ تک پہنچ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درِ سرکارِ دو عالم ﷺ کے قریں ہے سب کچھ
زائرو! آؤ مدینے کہ یہیں ہے سب کچھ

درسِ توحید پیمبر ﷺ نے دیا ہے ایسا
صفرِ تشکیک و گماں اور یقیں ہے سب کچھ

سب نظاموں کو زمانے کے، پَرکھ کر دیکھو
رب کے محبوبِ مکرّم ﷺ ہی کا دیں ہے سب کچھ

رب نے قاسِمْ جو کیا اُن کو تو معلوم ہُوا
میرے سرکار ﷺ ہی کے زیرِ نگیں ہے سب کچھ

پوچھو سرکار ﷺ کے داماد علی مولاؓ سے
دل میں ایمان ہو تو نانِ جویں ہے سب کچھ

جب سے محمودؔ بھی دیکھ آیا نبی ﷺ کا روضہ
اس کی آنکھوں میں اُسی دن سے حسیں ہے سب کچھ

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خوابوں کی بھی پا بیٹھے ہیں تعبیر بہت کچھ
کرتے جو رہے نعت میں تحریر بہت کچھ

اجمال فقط اِس کا اُویسِ قرنیؓ ہے
لکھی تو گئی عشق کی تفسیر بہت کچھ

لے جاتا ہے دراصل کرم ان ﷺ کا مدینے
کرتا بھی ہوں ہر سال مَیں تدبیر بہت کچھ

سرکار ﷺ نے سب کچھ ہی بدل ڈالا ہے، دیکھو
لکھتا تو رہا کاتبِ تقدیر بہت کچھ

یہ بھی تو فقط آپ ﷺ کی رحمت کا اثر ہے
میری جو گزارش میں ہے تاثیر بہت کچھ

پاتا ہی رہا خالقِ عالم سے مَراتب
جو کرتا رہا آپ ﷺ کی توقیر بہت کچھ

محمودؔ مَیں اب شہرِ نبی ﷺ جانے لگا ہوں
اِس باب میں مجھ سے ہُوئی تاخیر بہت کچھ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رحمتِ سرور ﷺ پہ جو رکھیں نہ یکسر اعتماد
ان کو خلّاقِ جہاں پر بھی ہو کیونکر اعتماد

کامیابی دُنیا و عُقبیٰ میں بخشے گا ہمیں
شفقتِ سرکارِ عالم ﷺ پر برابر اعتماد

پُرسشِ اعمال پر پڑھ دوں گا نعتِ مصطفیٰ ﷺ
دیکھنا اپنا سرِ میدانِ محشر اعتماد

رحمتِ خالق کی دلوا کر اُمیدِ مستقل
اپنے بندوں کو عطا کرتے ہیں سرور ﷺ اعتماد

زندگی سرکار ﷺ کی پائی ہے سرتا سر کرم
یوں، شفاعت پر رہا ہم کو میسّر اعتماد

روز ان ﷺ کے پاؤں کی جانب سے ہوتا ہے طلوع
رکھتا پابوسی پہ ہے یُوں شاہِ خاور اعتماد

سایۂ رحمت میں وہ محمودؔ لے لیں گے اُسے
اِس حوالے سے کرے جو کوئی اُن ﷺ پر اعتماد

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہم پر جو مُصطفیٰ ﷺ کے کرم بھی ہیں مُستَنَد
اِس اِستناد ہی سے تو ہم بھی ہیں مُستَنَد

پانی میں منزلیں تو انھی پر چلے چلو
آقا ﷺ کے تو نقوشِ قدم بھی ہیں مستند

طیبہ رسائی کا نہیں لیکن کوئی جواب
ویسے تو خواہشاتِ اِرم بھی ہیں مستند

شہرِ نبی ﷺ میں حاضری' اور پھر مُراجعت
خوشیاں ہیں ناگزیر' الم بھی ہیں مستند

مُنعِم ہے بے گماں جو حقیقی تو خُدا
پر جو نبی ﷺ نے دیں' وہ نِعَم بھی ہیں مستند

پیدا ہوئے جو پیشِ دیارِ حبیبِ حق ﷺ
محمودؔ گردنوں کے وہ خم بھی ہیں مُستَنَد

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تُلے ہیں سارے مسلماں مدینے جانے پر
مگر رسائی ہے سرکار ﷺ کے بلانے پر

اگرچہ میری مُسلّم ہے سہل انگاری
پہنچ ہی جاتا ہوں پر اُن کے آستانے پر

مَیں کیسے مدحِ پیمبر ﷺ سے باز آؤں گا
کسی نے روکا پرندوں کو چہچہانے پر

ڈیوٹی میری لگائی ہے میرے خالق نے
درود پڑھنے اور سُننے' اور سُنانے پر

سبھی کو ذوق ملا نعت اور سیرت کا
کرم ہے میرے نبی ﷺ کا مِرے گھرانے پر

نگاہِ لطف پیمبر ﷺ کی اُس پہ جب ہو گی
حواس آئیں گے محمودؔ کے ٹھکانے پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَیں نے اُلفت کے جو کُچھ رنگ جمائے دل پر
کی توجّہ مِرے آقا ﷺ نے صدائے دل پر

میری قسمت کو پیمبر ﷺ کی نظر نے بدلا
یوں اثر اُس کا ہوا آب و ہوائے دل پر

مَیں نے اک کیفیتِ خاص میں طیبہ دیکھا
حرف جو آنکھ پہ آنا ہو، وہ آئے دل پر

اِنعکاس آنکھ کی پُتلی نے کِیا ہے ایسے
عکسِ روضہ کے کئی نقش بٹھائے دل پر

عرض کی جب بھی کوئی میں نے سرِ صَلِّ علیٰ
نقش اِجابت کے، مِرے رب نے دکھائے دل پر

آپ سے اِس کی شکایت تو کروں گا آقا ﷺ
جو ستم جدّتِ افکار نے ڈھائے دل پر

دلِ محمودؔ کو آزُردہ تو ہونا ہی نہ تھا
سایۂ سرکار ﷺ کی رحمت کے جو چھائے دل پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ملے گی لازماً اچھی خبر، توقُّف کر
نبی ﷺ بُلائیں گے تجھ کو، مگر توقُّف کر

ہر ایک کام میں تعجیل بے ضرورت ہے
کرم کریں گے شہِ بحر و بر ﷺ، توقُّف کر

نبی ﷺ کا شہرِ کرم تجھ کو بھی بُلائے گا
ابھی نہ جان سے اپنی گزر، توقُّف کر

درِ رسول ﷺ پہ جانے سے پہلے آنسو پُونچھ
ابھی نہ جا وہاں، اے چشمِ تر! توقُّف کر

نتیجہ آ گیا اعمال نامے کا تو کیا
مدد کو آئیں گے خیرُ البشر ﷺ، توقُّف کر

نکال لینا مِری جان عزرئیلؑ ابھی
سلام کرنے دے مجھ کو، ٹھہر! توقُّف کر

نبی ﷺ کے واسطے سے تُو جو کر رہا ہے رشیدؔ
دُعا کا آخرش ہو گا اثر۔ توقُّف کر!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نشاں لگاؤ کا پاؤ گے ھُوْ کے ماتھے پر
جو نعت دیکھو کوئی رنگ و بُو کے ماتھے پر

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بندہ ہوں، رحمت سے نا اُمید نہیں
ہے یٰعِبَادِیْ جو لَاتَقْنَطُوْا کے ماتھے پر

مدد کو میں نے پکارا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب بھی
اُمید ثبت ہوئی جستجو کے ماتھے پر

وہ دیکھو صُفّہ پہ قصدِ صلوٰۃِ ربِّ عُلا
لکھا ہے نامِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبلہ رُو کے ماتھے پر

سرِ نشور، پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیار کا ہے اثر
ہیں نقشِ اُلفتیں ہر سُرخرو کے ماتھے پر

نویدِ خُلدِ بریں ثبت پائیں دل والے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریے کے ہر کاخ و کُو کے ماتھے پر

قبول کیوں نہ ہو محمودؔ آرزوئے وصال
لکھا ہے قربِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آرزو کے ماتھے پر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہیں خاکِ مدینہ میں کمالاتِ تحیّر
پائی ہیں بہت اِس کی حکایاتِ تحیّر

روضے پہ جمی جاتی ہے جُوں جُوں مری نظریں
ہوتے ہیں بہر لحظہ اضافاتِ تحیّر

جب نورِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھا تو جبریلؑ نے پائیں
خودِ اپنے ہی ماتھے پہ علاماتِ تحیّر

جن لوگوں نے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کو پڑھا ہے
چہروں پہ وہ رکھتے ہیں نشاناتِ تحیّر

طیبہ میں جو خالق کے نظر آتے ہیں جلوے
وہ دیکھ کے، گاتا ہوں میں نغماتِ تحیّر

اِسَرا کے اگر جاننا چاہے گی کنایے
پائے گی مری فکر مقاماتِ تحیّر

یہ نعت کی خدمت کی سعادت جو ملی ہے
محمودؔ یہ ہیں مجھ پہ عنایاتِ تحیّر

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رکھتے ہیں غُصّے کی وہ سب شیطان پر نظر
جس جس کی ہے حضور ﷺ کے فرمان پر نظر

پڑھتے ہوئے درود یا نعتِ رسولِ پاک ﷺ
انسان رکھّیں آپ ﷺ کے احسان پر نظر

کیسے کہو گے نعتِ نبی ﷺ میرے دوستو!
جب تک نہ ہو حدیث اور قرآن پر نظر

میں نے جو پائی طبع کی موزونیت کبھی
رکھّی ہمیشہ نعت کے امکان پر نظر

سرکار ﷺ! ہیں یہود و نصاریٰ کی سازشیں
فرمایئے گا عالمی بُحران پر نظر!

محمودؔ جا پہنچتا ہے طیبہ میں اِس طرح
رہتی ہے اُس کی رحمتِ رحمان پر نظر

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہا نہ مجھ کو ذرا اپنے آپ کا احساس
جُونہی حضوریٔ سرکار ﷺ کو ہُوا احساس

نگاہِ لطفِ حبیبِ کریم ﷺ کے باعث
مرا ضمیر مُصفّا ہے آئنہ احساس

نہیں نصیب جسے الفتِ حبیبِ خدا ﷺ
اُسے جو ہو تو ہو وحدانیت کا کیا احساس

اُسے نصیب ہوئیں سربلندیاں ساری
ہُوا جو مسکنِ سرکار ﷺ تک رسا احساس

نبی ﷺ کی عظمتوں، ان کے حرم کی حُرمت کا
خدا کے فضل و کرم سے عطا ہُوا احساس

یہ مجھ پہ خالقِ عالم کا ہے کرم محمودؔ
نبی ﷺ کے شہر کی عظمت کا ہو گیا احساس

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حوضِ کوثر کو رواں ہو گا جو پیاسوں کا جلوس
پائے گا منزلِ بالآخر التماسوں کا جلوس

عازمِ طیبہ ہوئے ہیں مدح خواں سرکار ﷺ کے
جانبِ منزل چلا منزل شناسوں کا جلوس

حاضرِ دربارِ سرور ﷺ ہے بصد عجز و نیاز
نام لیواؤں، غلاموں اور داسوں کا جلوس

جانبِ کعبہ، بہ سمتِ شہرِ سرکارِ جہاں ﷺ
چل پڑا ہے التجاؤں اور آسوں کا جلوس

اسمِ پاکِ مُصطفیٰ صَلِّ عَلیٰ لیتے ہُوئے
وہ چلا ہے سمتِ میزاں بے ہراسوں کا جلوس

جستجوئے حق میں محمودؔ اور تلاشِ امن میں
جا رہا ہے جانبِ در حق شناسوں کا جلوس

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نعتِ سرکار ﷺ سے جس شخص نے برتا اِغماض
اس کی تقدیر میں اللہ نے لکھا اِغماض

نام سنتے ہو، درود اُن پہ نہیں پڑھتے ہو
تُم سے فرمائیں گے میرے شہِ والا ﷺ اِغماض

کیسے ممکن ہے، یہ کس طرح سے ہو سکتا ہے
خاکِ طیبہ سے کرے دیدۂ بینا اغماض

اُس سے سرکار ﷺ کی ناراضیاں برحق جانو
سامنے آیا جو بے زر سے کسی کا اغماض

ہو گا ہر بیکس و مظلوم پہ لطفِ سرور ﷺ
اس سے کرتی ہے تو کرتی رہے دُنیا اغماض

رب کا فرمان ہے محمودؔ نبی ﷺ کا کہنا
ان کا اِغماض ہے اللہ کا گویا اِغماض

☆☆☆☆☆

لے چکا ہوں جب سے مَیں شہرِ رسالت کا صراط
رات دن کرتا ہوں فضلِ حق سے رقصِ اِنبساط

بھول بیٹھی ہے یہ ارشادِ رسولِ پاک ﷺ کو
آ گیا ہے راس گویا قوم کو عیش و نشاط

''ماڈریٹ'' اِس میں کیا جائے گا دینِ مُصطفیٰ ﷺ
عہدِ نو ہے پُرفتن، یہ دور دورِ اِنحطاط

اِس میں وہ شہ مات دیں گے اُمتِ سرکار ﷺ کو
جو سیاسیّینِ عالم نے بچھائی ہے بساط

اس سے بچنے کی ہے اک صُورت بحکمِ مُصطفیٰ ﷺ
چاہیے ملّت میں نظم و اِتّفاق و اِنضباط

اُمتِ سرکار ﷺ دُنیا میں نہ رُسوا ہو کبھی
اس کا آپس میں اگر ہو اِتحاد و اِرتباط

نام یہ محمودؔ نے محبوبِ خالق ﷺ کا لیا!
وہ ہے فردوس اور پیچھے رہ گیا ہے ''پُلِ صراط''

اَخلاق کے نبی ﷺ نے جَلائے نئے چَراغ
آئے یہاں تو ساتھ میں لائے نئے چَراغ

نامِ رسول ﷺ لے کے چلے جا رہے ہیں ہم
اپنی ہتھیلیوں پہ جمائے نئے چراغ

ہے اِن میں اُنسِ سرورِ عالم ﷺ کی روشنی
دل کی مُنڈیر پر جو جلائے نئے چراغ

دیکھا جو روضہ زائرِ شہرِ حضور ﷺ نے
روح و دل و نظر میں سمائے نئے چراغ

مجھ ظلمت آشنا کی ہوئی جب بھی حاضری
خاکِ دیارِ پاک سے پائے نئے چراغ

ظلمت کو دور کرنے کی خاطر مِرے حضور ﷺ
احسان و خُلق کے کئی لائے نئے چراغ

محمودؔ گوشے نعت کے کر کے نئے تلاش
آئے ہیں بزمِ فن میں اُٹھائے نئے چَراغ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کرم خُدا کا، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ پر مَوقُوف
عطا و لُطفِ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر موقوف

پڑے تھے جس پہ قدم میرے سرورِ دیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
وفورِ نور ہے اُس گَردِ راہ پر موقوف

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے شَفاعت، خدا کی رحمت ہے
مدینہ طیّبہ طابہ کی چاہ پر موقوف

انھیں خدا نے اسی کام پر لگایا ہے
طوافِ روضہ ہُوا مہر و ماہ پر موقوف

بچاؤ روزِ قیامت کی پُوچھ پُچھ سے ہے
درودِ پاکِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پناہ پر موقوف

بُلاتے ہیں یا بلاتے نہیں ہیں طیبہ میں
یہ سب ہے مُرسلوںؑ کے سربراہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر موقوف

درِ رسولِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے محمودؔ التفات و کرم
تمام لطف ہے اِس بارگاہ پر موقوف

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُن کی طرف لگی ہوئی ہیں سب جہاتِ شوق
ذکرِ رسولِ ہر دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے حیاتِ شوق

پہنچی ہے آج کے بھی مُحبّانِ نعت تک
تقسیم اہلِ ذوق نے کی ہے زکوٰۃِ شوق

سوچو تو ایک لمحے میں محسوس کر سکو
مقبولِ بارگاہِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں نکاتِ شوق

ان سے لیا ذخیرۂ الفاظِ نعتِ پاک
ایسے نظر نواز ہوئی ہیں لُغاتِ شوق

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تو کچھ بھی نہیں ہے چھپا ہُوا
نگراں ہے سمتِ طیبہ مری کائناتِ شوق

مجموعہ ہائے نعتِ پیمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شکل میں
شیرازہ بند ہوتے گئے واقعاتِ شوق

محمودؔ ہونٹ، کانوں پہ ہاتھ اور صبح و شام
بانگِ درودِ پاک برائے صلوٰۃِ شوق!

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خاطی ہوں آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَیں، تو ہُوں شفقت کا مُستحق
لُطف و عطا و بذل و عنایت کا مُستحق

جو مادحِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی نہیں ہے تو کون ہے
میزان کے حساب سے جنّت کا مستحق

سرکارِ ہر جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا ہو نہیں سکا
کوئی زمانے بھر میں اطاعت کا مستحق

ہُوں معصیت شعار تو درکار عفو ہے
مَیں ہوں رسائیِ درِ دولت کا مستحق

آقا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے خطاکار کے سوا
سب سے زیادہ کون ہے رحمت کا مستحق

خاکِ مدینہ اوڑھنے کے واسطے ملے
احقر نہیں ہے طیبہ سے رجعت کا مستحق

محمودؔ صرف مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور رُسُل میں سے
کوئی نہیں تھا ختمِ رسالت کا مستحق

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ملتا رہا ٹکڑا جسے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اب تک
اللہ نے دیکھا ہے اُسے پیار سے اب تک

آغاز نواسی سے کیا میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
آتا ہے بُلاوا مجھے دربار سے اب تک

الفت کے کِھلے پھول مرے خانۂ دل میں
یہ بیل نہ اُتری در و دیوار سے اب تک

معراج میں تھوڑی سی فرشتوں نے جو دیکھی
بھونچکّے ہیں سب تیزیِ رفتار سے اب تک

پُرکیف و پُرانوار ہے اخلاق کی دُنیا
سرکارِ بہیں جاہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کردار سے اب تک

شاعر جو نہیں جانتا قرآن کے مطالب
واقف ہی نہیں نعت کے معیار سے اب تک

محمودؔ وہ مدّاحِ سرور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی نکلی
جو بات بھی نکلی لبِ گفتار سے اب تک

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار ﷺ کے اَحوال کا' آثار کا اِدراک
گویا کہ ہے آئینۂ انوار کا اِدراک

عظمت کی کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی
جب تک نہ ہو سرکار ﷺ کے کردار کا ادراک

لازم ہے کہ خُدّامِ نبی ﷺ سب کو بتائیں
دنیا کو نہیں دین کی اَقدار کا اِدراک

سچ پوچھو جو مجھ سے تو یہ ممکن ہی نہیں ہے
بندے کو ہو معراج کے اَسرار کا اِدراک

جب تک نہ کُھلیں حرفِ "رَفَعْنَا" کے معانی
ہو سکتا نہیں عظمتِ سرکار ﷺ کا ادراک

محمودؔ قلم ہاتھ میں لینے کو اُٹھے ہو
پہلے تو کرو نعت کے معیار کا اِدراک

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کیا بہار افزا ہے، دیکھو قُبّۂ خُضرا کا رنگ
سبز جس کے دم سے آتا ہے نظر فردا کا رنگ

ڈال کر اعمال پر اپنے، نظر تنقید کی
زرد ہوتا جا رہا ہے زائرِ طیبہ کا رنگ

آدمی تو آدمی ہیں، گھر خدا کا دیکھیے
دُوریٔ شہرِ نبی ﷺ سے کیا ہُوا کعبہ کا رنگ

وصلِ حق وقتی و ہنگامی تو کوئی شے نہ تھی
زندگی بھر پھر رہا قائم شبِ اِسرا کا رنگ

خونِ مُسلم سے کیا ہے سُرخ اس نے سب جہاں
اب تو اُڑنا چاہیے سرکار ﷺ امریکہ کا رنگ

جس میں محمودؔ آئے میرے آقا و مولا ﷺ نظر
اک دھنک کی شکل میں آیا نظر رُویا کا رنگ

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ کو ہے جو بال کشا مرکزی خیال
آیا ہے دل میں نعت ہی کا مرکزی خیال

سطوت خدا کے دِیں کی، مِرے شعر کی بِنا
مدح و ثنا نبی ﷺ کی، مِرا مرکزی خیال

ذکر اُن کا جب بلند کیا ذُوالجلال نے
آقا ﷺ نہ کس لیے ہوں بھلا مرکزی خیال

"بِشِّرُوْا" خدا کا حکم ہے، تعمیل کے لیے
طیبہ ہُوا بوصفِ وفا مرکزی خیال

جب بھی سُخن طراز کوئی شعرِ تر کہے
حُبِّ نبی ﷺ کا لائے سدا مرکزی خیال

کام آیا ہر جگہ پہ مِرا اِس پہ اعتماد
اوراد کا ہے صَلِّ عَلیٰ مرکزی خیال

محمودؔ نے جو حمد میں بھی نعت ہی کہی
اس کا رہا ہے سب سے جُدا مرکزی خیال

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ہے خالق کے پیار کے قابل
کب ہُوں مَیں اُس دیار کے قابل

عشقِ مدحت سرائے سرور ﷺ ہے
حُسن عزّ و وقار کے قابل

حق ہے یہ ہے شمارِ صَلِّ عَلیٰ
صَرف روزِ شمار کے قابل

اُمّتی سارے مصطفیٰ ﷺ کے ہیں
رحمتِ کردگار کے قابل

رب یُونہی مُنتظِر نہ تھا اُن کا
تھے نبی ﷺ انتظار کے قابل

رب نے یوں اُن کو اختیار دیے
وہ تھے ہر اختیار کے قابل

مَیں غلام ان کا، وہ مِرے آقا ﷺ
بات ہے اختصار کے قابل

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ملے خدا سے اُسی ذات پر یقیں کا کرم
زمانے بھر پہ ہے جس صادقِ و امیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرم
کرم اِدھر ہے سبھی عالمین پر اُن کا
اُدھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ ہے ربُّ العالمیں کا کرم
خُدا نے پیدا جو مخلوق کی ہے، اس میں سے
کوئی ہے ایسا؟ نہیں جس پہ شاہِ دیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرم
یہ طیبہ کی ہے سعادت کہ ہیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں
ہر اک جہاں پہ ہے طیبہ کی سرزمیں کا کرم
جو سچ کہوں تو مرا ہر قدم پہ ناصر ہے
درودِ پاک کے اعجاز پر یقیں کا کرم
مَیں بار بار نہ کیوں آؤں شہرِ طیبہ میں
یہیں کا لطف ہے محمودؔ پر، یہیں کا کرم
ہر ایک موڑ پہ محمودؔ میرے کام آیا
مرے حضور، مرے ختمِ مُرسلیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو رُتبہ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے فضائل اور شمائل میں
نہیں ہے اِس میں ان کا کوئی مُرسَل بھی مقابل میں
ازل سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دم سے، ابد سرکارؐ کے دم سے
یہی دیکھا اواخر میں، یہی پایا اوائل میں
قیامت تک یہ مل سکتے نہیں آپس میں، یہ طے ہے
کہ تمیز آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کی ہے حق و باطل میں
زباں سے میری جب نکلا "اَغِثنی یا رسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"
مَیں طوفانِ مصائب سے گیا آغوشِ ساحل میں
دیارِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اک ہے یہ خصوصیّت
مزا پاتا ہوں مَیں اُس جا تہجُّد کے نوافل میں
انوکھا اور نرالا ہے، خدا کے لطف کا حامل
درودِ پاک کا شغلِ محبّت سب مشاغل میں
اِنہیں دو گز زمیں اللہ دے دے شہرِ طیبہ میں
یہ خواہش جاگتی ہے روز و شب محمودؔ کے دل میں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ سب بندوں سے رُتبے میں بڑے ہیں
جو چوکھٹ پر پیمبر ﷺ کی پڑے ہیں

قبولیت ملے طیبہ سے اِن کو
نگینے سے جو پلکوں پر جڑے ہیں

یہ حیثیت ملی ہے زائروں کو
کہ پیشِ سرورِ عالم ﷺ کھڑے ہیں

مِرے سرکار ﷺ! اِس جانب توجُّہ!
بہت سے آج اُمّت میں دھڑے ہیں

مسلمانوں نے اَحکامِ نبی ﷺ کے
مفاہیم اپنی مرضی سے گھڑے ہیں

کرم محمودؔ پر سرکار ﷺ کیجے
کہ منزل دُور ہے، رستے کڑے ہیں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہرِ نبی ﷺ ہے، لُطف ہے بہتات پر یہاں
نورانیت ہے سایہ فگن رات پر یہاں

خُورشید نذر دیتا ہے خاکِ رسول ﷺ کو
سونا بکھیرتا ہے جو ذرّات پر یہاں

دولت کدہ نبی ﷺ کا ہے ایسا کرم نما
دیکھے ہیں پلتے شاہ بھی خیرات پر یہاں

شہرِ نبی ﷺ میں آئے ہو تو باادب رہو
دیکھو، گرفت ہو نہ کسی بات پر یہاں

اللہ رے تجلّیٔ شہرِ رسولِ پاک ﷺ
ہوتا ہے دوپہر کا گماں رات پر یہاں

محمودؔ اِرتباط ہے خاطی سے رحم کا
ہے اِنضباط تُندیٔ جذبات پر یہاں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مُصطفیٰ ﷺ نے گُناہ گاروں کو
رُستگاری دِلائی ساروں کو

میرے آقا ﷺ کے سبز گُنبد نے
بخشیں شادابیاں بہاروں کو

عام کرتے ہیں اُلفتِ آقا ﷺ
دو دعائیں ثنا نگاروں کو

اپنے در کی گدائی کا اعزاز
دیا سرور ﷺ نے شہر یاروں کو

غم زدوں کو قرار بخشا ہے
بخشی تسکین اشکباروں کو

عکسِ نعلِ نبی ﷺ رکھیں سر پر
دُوں گا عزّت میں تاجداروں کو

یہ تخصّص نبی ﷺ کا ہے محمودؔ
عظمتیں دی ہیں خاکساروں کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مانگنا آقا ﷺ سے ہے سہلُ الحصُولِ آرزو
اور یہی دراصل ہے اَصلُ الاُصُولِ آرزو

اِس کی دھڑکن بند ہو شہرِ رسولِ پاک ﷺ میں
کیا دلِ فرخندہ خُو پر ہے نزولِ آرزو

میرے اندر ایک رقصِ سرخوشی ہوگا بپا
جب درِ سرکار ﷺ پر ہو گا قبولِ آرزو

صاحبانِ اِتّقا میں سے نہیں، ہے اِس لیے
میرے اوراد و وظائف میں شمولِ آرزو

یُوں کہ آقا ﷺ کو تو سارا حال ہی معلوم ہے
اختصار آمیز ہو جاتا ہے طولِ آرزو

کیا ہر اک بندے کی ہر خواہش نہیں پُوری ہوئی
کوئی اِس در پر کبھی پایا ملولِ آرزو

مانگ لے محمودؔ جو چاہے حضورِ پاک ﷺ سے
اُن کے مسکن میں ہے امکانِ حصولِ آرزو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا نے کر دیا قائم جہاں کے کارخانے کو
مِرے آقا ﷺ نے سیدھی راہ دکھلا دی زمانے کو

جو شہرِ نُور ہے شہرِ حبیبِ خالقِ عالم ﷺ
تو مَیں ہر وقت آمادہ ہوں شہرِ نُور جانے کو

صلوٰۃِ مُصطفیٰ ﷺ پڑھتے ہیں ہم تسکین کی خاطر
اذانِ مدحتِ سرور ﷺ ہے مِلّت کے جگانے کو

اُسی کا نام لیوا ہوں، اُسی کا مدح گُستر ہوں
عطا کی آیۂ تطہیر رب نے جس گھرانے کو

مدینہ ہے، یہاں اچّھا بُرا کُھل جائے گا فوراً
ذرا دیکھو تو لوگو غور سے آئینہ خانے کو

مِرا دل بولتا ہے، یہ مِرا وجدان کہتا ہے
قیامِ حشر ہے سرکار ﷺ کی نعتیں سنانے کو

اُنھی کے دم سے ہے محمودؔ رشتہ اپنا خالق سے
پیمبر ﷺ نے دکھائی راہ خالق سے ملانے کو

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حشر کے روز نہ ہکلائے گی اِنْ شَاءَ اللہ
نعت کے گیت زباں گائے گی اِن شاء اللہ

آنکھ جب حرفِ "رَفَعْنَا" کے معانی سمجھی
پردہ ہر راز سے سرکائے گی اِن شاء اللہ

کینوس دل کا ہے، آقا ﷺ کی عطا کی اس پر
ایک تصویر اُتر آئے گی اِن شاء اللہ

اک نئی نہج سے لکھوں گا نبی ﷺ کی سیرت
میری حسرت یہ نکل جائے گی اِن شاء اللہ

فضل خالق کا اگر تجھ پہ ہُوا تو تجھ کو
یاد سرکار ﷺ کی تڑپائے گی اِن شاء اللہ

فردِ اعمال پہ مجھ کو نہ سزائیں ہوں گی
رحمتِ آقا ﷺ کی بچا لائے گی اِن شاء اللہ

جانِ محمودؔ کی جاتی ہے نبی ﷺ کے در کو
اور، اِسی گھر کی یہ ہو جائے گی اِنْ شَاءَ اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طیبہ میں میرے دیدۂ تر کا مظاہرہ
یہ ہے عطائے خیرِ بشر ﷺ کا مظاہرہ

طوفِ درِ رسولِ مکرّم ﷺ کے واسطے
شام و سحر ہے شمس و قمر کا مظاہرہ

اس نے کہا سلامؑ وہ دوڑا پکار پر
یہ تھا حَجَر کا، وہ تھا شَجَر کا مظاہرہ

خوش بختیاں صحابہؓ سرور ﷺ کی دیکھیے
کرتے تھے ان کے فیضِ نظر کا مظاہرہ

دیکھا ملائکہ نے دیارِ حضور ﷺ میں
میری دعا کا، اُس کے اثر کا مظاہرہ

محمودؔ میری نعت عقیدت کی بات ہے
پیشِ نظر نہیں ہے ہُنر کا مظاہرہ

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رہی مجھ پر جو رحمت کی فراوانی بہر لمحہ
تو میں نے شفقتِ محبوبِ رب ﷺ مانی بہر لمحہ

ثنا و مدحتِ سرکارِ ہر عالم ﷺ جو کی میں نے
نگاہوں میں رہیں آیاتِ قرآنی بہر لمحہ

جو کرتے جاؤ گے وِردِ درودِ سرورِ عالم ﷺ
تو پاتے جاؤ گے رحمت بآسانی بہر لمحہ

تحفّظ حرمتِ سرکار ﷺ کا جو روشنی بخشے
رہے گی یاد علمُ الدّینؒ کی قربانی بہر لمحہ

خدا کے فضل سے تھا شاملِ حالِ ثنا گستر
سرِ دربار احساسِ پشیمانی بہر لمحہ

پناہِ ہر دو عالم سرورِ کونین ﷺ کے در پر
نگوں محمودؔ کی رہتی ہے پیشانی بہر لمحہ

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُنس سرور ﷺ کے ہیں اَسباق نصابِ ہستی
اِنتساب آپ ﷺ سے رکھتی ہے کتابِ ہستی

بے حجاب اُن کی نگاہوں نے خدا کو دیکھا
جن کے ہاتھوں نے اُٹھایا ہے حجابِ ہستی

ساحلِ الفتِ سرور ﷺ جو نظر میں نہ رہا
ڈوب جائیں گے سرِ موجِ سرابِ ہستی

اِس سے اچّھا تھا عدم، اِس سے تو موت اچھی تھی
دُوریٔ شہرِ پیمبر ﷺ ہے عذابِ ہستی

دیدِ سرکار ﷺ کی لائے گا نویدِ خُوشتر
روزِ محشر کہ جو ہے روزِ حسابِ ہستی

پودا یہ دستِ پیمبر ﷺ سے لگا ہے ایسا
پھلے گی تا بہ ابد بُوئے گلابِ ہستی

اس کے ہر فقرے میں ہے لطفِ پیمبر ﷺ کی جھلک
ہم جو محمودؔ سُنیں دل سے خطابِ ہستی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو ہے خدا کے تجلّا کی آئنہ کاری
وہ ہے نبی ﷺ کے وسیلہ کی آئنہ کاری

جہاں مُصفّا و شاداب ہو گیا کیسے؟
حبیبِ ربِّ تعالٰی ﷺ کی آئنہ کاری!

قمر کے نور کو دو کر کے ایک کرنا ہے
رسولِ حق ﷺ کے اشارہ کی آئنہ کاری

جہانِ دُنیا میں محبوبِ حق ﷺ کی آمد ہے
خدا کے ذوقِ تماشا کی آئنہ کاری

خدا کی قدرتوں کے ساتھ ہے شبِ اِسرا
نبی ﷺ کے حُسنِ تقاضا کی آئنہ کاری

مدیحِ سرورِ عالم ﷺ غزل کی ہیئت میں
یہ ہے شبوں میں سویرا کی آئنہ کاری

نگاہیں جس سے چکا چوند آ گئیں سب کی
وہ تھی نبی ﷺ کے سراپا کی آئنہ کاری

بروزِ حشر ہے محمودؔ دیدِ سرور ﷺ کی
وفورِ حُسنِ تمنّا کی آئنہ کاری

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

دل میں الفت ہے ایسی ہستی کی
جس نے رب تک رسائی سستی کی

میرے آقا ﷺ نے سارے لوگوں کو
تربیت دی خدا پرستی کی

رقص کا پوچھتے ہو کیا، ہم نے
وردِ نامِ نبی ﷺ سے مستی کی

ذکرِ سرور ﷺ سے سربلندی پائے
جس کو خواہش نہیں ہے پستی کی

مایۂ عشقِ مصطفیٰ ﷺ پا کر
کیا شکایت ہو تنگدستی کی

قلبِ محمودؔ پُرمعاصی کو
ہے لگن مصطفیٰ ﷺ کی بستی کی

☆☆☆☆☆
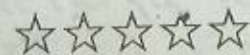
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خبر چاروں طرف جو آمدِ سرکار ﷺ کی پھیلی
تو علم و حکمت و دانش کی ہر سُو آگہی پھیلی

مہ و مِہر و کواکب سب اُنھی سے نور پاتے ہیں
سراجِ حق پیمبر ﷺ ہیں کہ جن سے روشنی پھیلی

حقائق ہیں یہی ناقابلِ تردید، یہ سچ ہے
ہوئی اُن ﷺ سے امانت عام، اُن سے راستی پھیلی

جونہی ماہِ ربیعُ الاوّلِ سرور ﷺ نظر آیا
تو مولودِ رسولِ پاک ﷺ کی ہر سُو خوشی پھیلی

گُنہگار آدمی چاہے زیارت اپنے آقا ﷺ کی
یہی ہے وہ تمنّا، جو کبھی سُکڑی، کبھی پھیلی

یہاں محمودؔ ٹھہرا ناگزیر آنا پیمبر ﷺ کا
بہر جانب جہاں میں جب ستم پھیلا، بدی پھیلی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پیمبر ﷺ کو خدا نے بھیجا رحمت کے حوالے سے
ہُوئی اسلام کی تبلیغ حکمت کے حوالے سے

ہے جب دل میں نبی ﷺ کی الفت و مدحت کا سرمایہ
تو پھر کمتر ہُوا کیسے مَیں دولت کے حوالے سے

مرے سرکار ﷺ نے تدفینِ شہرِ پاکِ طیبہ پر
نویدِ رُستگاری دی ضمانت کے حوالے سے

مدینے میں رسا ہوتا ہُوں تو اُٹھتی نہیں گردن
خجالت کے حوالے سے، ندامت کے حوالے سے

مدد فرمائے گی سرکار ﷺ کی الفت قیامت میں
مَیں خُوش قسمت نہیں ہُوں گو اطاعت کے حوالے سے

بڑا ہے نام علم الدّین غازیؒ کا، خدا شاہد
نبی ﷺ کی عزّت و حُرمت کے، غیرت کے حوالے سے

نبی ﷺ محشر میں جب محمودِ عاصی کو چھُڑائیں گے
سے دیکھیں گے قدسی سارے، حیرت کے حوالے سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

لبوں پر جس کے ذکرِ احمدِ مختار ﷺ ہوتا ہے
وہی بندہ خدا کے لُطف کا حق دار ہوتا ہے

وہ حسّانؓ و ابُوطالبؑ کا پیروکار ہوتا ہے
نبی ﷺ کی نعت جس کے شعر کا معیار ہوتا ہے

اُسے دُنیا کے ہر نشّے سے ہو جاتی ہے نفرت سی
مئے عشقِ رسولِ حق ﷺ سے جو سرشار ہوتا ہے

مرے نزدیک دھوپ آتی ہے اور پھر لوٹ جاتی ہے
درودِ پاک کا سر پر جو اک چھتنار ہوتا ہے

نبی ﷺ کی خدمتِ اقدس میں جاتے ہیں عقیدت سے
گناہوں کا اگرچہ پیٹھ پر انبار ہوتا ہے

خفا ہوتے نہیں سرکار ﷺ، احقر کی جسارت پر
مری جانب سے جو درخواست پر اصرار ہوتا ہے

پیمبر ﷺ نے یہی محمودؔ نکتہ ہم کو سمجھایا
وہ اکرم فرد ہے جو صاحبِ کردار ہوتا ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو جھکے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رِضا کے آگے
سرنگوں کیسے ہو وہ حرص و ہوا کے آگے

جتنی تھیں میری خطائیں، جو جرائم میرے
ہو گئے حرفِ غلط اُن ؐ کی عطا کے آگے

میرا پہنچائے سلام آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروازے تک
یہ گزارش ہے مری، بادِ صبا کے آگے

بات سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرنی ہو تو اس سے پہلے
باندھنا چاہیے اک بند انا کے آگے

پیش کرتے ہیں انھیں لوگ تشہدؐ میں سلام
جب عبادت میں ہوں مشغول خدا کے آگے

پھر بھی خواہش ہے کہ موت آئے مدینے میں مجھے
زور گو چل نہیں سکتا ہے قضا کے آگے

حوصلہ پائے گا جب نامِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محمودؔ
ہو گا مظلوم کھڑا جور و جفا کے آگے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے سخا اُن کی، مرے فہمِ رجا سے آگے
بخشش آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے دامانِ دُعا سے آگے

حق کوئی نعت کا پھر کیسے ادا کر لے گا
ان کی عظمت ہے کہیں فکرِ رسا سے آگے

یہ حقیقت تو فترضیٰ سے ہُوئی ہے ظاہر
حکمِ رب چلتا ہے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رِضا سے آگے

ساتھ جبریلؑ کو دینا تھا فقط سدرہ تک
منزل آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو تھی عرشِ عُلا سے آگے

پی کے دیکھو اسے، تم جاں میں اتارو اِس کو
آبِ طیبہ ہے بہت آبِ بقا سے آگے

عرضداشت آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں تو لے جاتا ہے
اشہبِ فکر بہت بادِ صبا سے آگے

لے کے پہنچے گا اسے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در تک
اس طرح دوڑے گا محمودؔ قضا سے آگے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ بندۂ نبی ﷺ نہ کسی جا پھسل سکے
جو چار گام راہِ محبّت میں چل سکے

ٹھنڈک ہو جس کے قلب میں آقا ﷺ کے پیار کی
کیسے وہ بندہ آتشِ دوزخ میں جل سکے

جس کو بہارِ گُنبدِ خضرا نصیب ہو
ممکن نہیں کہ باغِ جناں سے بہل سکے

کوشش تو ہو کہ اُمّتِ سرور ﷺ ہو مُتّحد
اِس مسئلے کا یارو! کوئی حل نکل سکے

اُن کا غلام کیوں کرے شاہنشہی قبول
شاہنشہی تو اُن کی غلامی میں ڈھل سکے

گرتے ہی جا رہے تھے ہم قعرِ گناہ میں
اسمِ حضورِ پاک ﷺ لیا تو سنبھل سکے

محمودؔ تجھ پہ اور کرم مصطفیٰ ﷺ کریں
جذباتِ سفلیہ کو اگر تُو کچل سکے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اُن میں رہوں گا جو ہیں مدّاح مصطفیٰ ﷺ کے
آیا ہوں یہ حقیقت تقدیر میں لکھا کے

میری طرف جو دیکھا آقا ﷺ نے مسکرا کے
گٹھڑ نظر نہ آئے میزان پر خطا کے

سرکار ﷺ اس کے ناصر، تقدیر اس کے تابع
کرتا ہے پیش اُن ﷺ کو گلدستے جو ثنا کے

عظمت مِرے نبی ﷺ کی بس جانتا ہے خالق
مظہر ہیں میرے آقا ﷺ اوصافِ کبریا کے

جب مَیں چلا تھا گھر سے، ہمراہ رنج و غم تھے
طیبہ سے آ گیا ہوں سارے الم مٹا کے

جیسے جسے بھی چاہیں، آقا ﷺ نوازتے ہیں
لاکھوں ہی زاویے ہیں سرکار ﷺ کی عطا کے

محمودؔ مَیں نے اپنے دل میں یہ ٹھان لی ہے
محشر میں بھی رہوں گا نعتِ نبی ﷺ سُنا کے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو پھیلے میرے نبی ﷺ کی حیات کے سایے
مُشکل اس سے ہوئے ہیں نجات کے سایے

بچا رہے ہیں غم و ابتلا سے ہم سب کو
عطائے سرورِ ہر کائنات ﷺ کے سایے

قدِ حضور ﷺ کے سایے پہ ہو گئے غالب
نبی ﷺ کی ذاتِ ستُودہ صفات کے سایے

دیارِ پاکِ نبی ﷺ سے نکل کے پھیلے ہیں
جہاں میں چار طرف التفات کے سایے

ہمیں بچائیں گے خُورشید کی تمازت سے
سرِ نشور سلام و صلوٰۃ کے سایے

ثباتِ نعت کا محمودؔ جب ہُوا احساس
طویل ہوتے گئے ہیں ثبات کے سایے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

طٰہٰ و یٰسٓ قرآں اطّلاعِ نعت ہے
حرفِ اَلْکَوْثَرْ کو جانچو تو دفاعِ نعت ہے

نعت کا مجموعۂ اوّل ہوئی اُمُّ الکتاب
سُنّتِ خلّاقِ عالم اتّباعِ نعت ہے

مدحِ آقا ﷺ یُوں مرے دل میں سرایت کر گئی
ذوق جو میرا لڑکپن سے سماعِ نعت ہے

دانا و بینا تو سب ہیں اِس عبادت میں مگن
شپّرہ چشم آدمی کو امتناعِ نعت ہے

میرے دل سے پوچھ لو اور میری جبیں کو دیکھ لو
زادِ راہِ مسکنِ سرور ﷺ متاعِ نعت ہے

نور زا اس کی سبھی سانسیں بحمد اللہ ہیں
یوں دلِ محمودؔ میں روشن شُعاعِ نعت ہے

☆☆☆☆☆

راجا رشید محمود کی مطبوعہ تصانیف/ تالیفات

تخلیق نعت:

1- ورفعنا لک ذکرک ﴿۲ حمدیں۔ ۷۳ نعتیں۔ ۱۳ مناقب (۱۳۶ صفحات) ۱۹۷۷ء، ۱۹۸۱ء، ۱۹۹۳ء﴾

2- حدیث شوق ﴿۷۸ نعتیں (۱۷۶ صفحات) ۱۹۸۲ء، ۱۹۸۴ء، ۱۹۸۶ء﴾

3- منشورِ نعت ﴿اُردو اور پنجابی فردیات۔ ۵۰۰۔ اُردو اشعار (۱۷۶ صفحات) ۱۹۸۸ء﴾

4- سیرت منظوم ﴿میں قطعات کی صورت میں پہلی منظوم سیرت۔ ۱۰۱ قطعات۔ (۱۲۸ صفحات) ۱۹۹۲ء﴾

5- ۹۲ ﴿نعتیہ قطعات۔ مبسوط دیباچہ (۱۱۲ صفحات) ۱۹۹۳ء﴾

6- شہرِ کرم ﴿۹۲ + ۱ نعتیں۔ ۱۴۳۔ فردیات۔ ۱۷۸ متفرق اشعار + ۷۹ قطعات (۱۹۲ صفحات) ۱۹۹۶ء﴾

7- مدیح سرکار ﷺ ﴿۹۳ نعتیں + ۶۳ فردیات (۱۴۴ صفحات) ۱۹۹۷ء﴾

8- قطعاتِ نعت ﴿۲۷ نعتیہ موضوعات پر ۳۹۶ قطعات (۱۱۰ صفحات) ۱۹۹۸ء﴾

9- حیّ علی الصلوٰۃ ﴿ہر شعر میں درودِ پاک کا ذکر۔ ایک حمد + ۶۳ نعتیں + ۶۳ فردیات (۱۵۴ صفحات) ۱۹۹۸ء﴾

10- مخمساتِ نعت ﴿دُنیائے نعت میں مخمسات کا پہلا مجموعہ۔ ۵۰ خمسے (۱۱۲ صفحات) ۱۹۹۹ء﴾

11- تضامینِ نعت ﴿۵۳۔ اعداد کی نسبت سے ۵۳ تضامین۔ (۱۴۴ صفحات) ۲۰۰۰ء﴾

12- فردیاتِ نعت ﴿اُردو نعتیہ فردیات کا پہلا مجموعہ۔ ۵۸۰ فردیات۔ (۱۰۸ صفحات) ۲۰۰۰ء﴾

13- کتابِ نعت ﴿۵۳ نعتیں (۱۱۲ صفحات) ۲۰۰۰ء﴾

14- حرفِ نعت ﴿۵۳ نعتیں۔ (۱۱۲ صفحات) ۲۰۰۰ء﴾

15- نعت ﴿اپنی نوعیت کا پہلا مجموعہ جس کے ہر شعر میں نعت کا ذکر ہے۔ ۵۳ نعتیں۔ (۱۱۲ صفحات) ۲۰۰۱ء﴾

16- سلامِ ارادت ﴿غزل کی ہیئت میں ۹۲ سلام۔ اولیت کا اعزاز لیے۔ (۱۰۴ صفحات) ۲۰۰۱ء﴾

17- اشعارِ نعت ﴿شاعرِ نعت کا دوسرا مجموعۂ فردیات۔ ۵۴۰۔ ابیات (۹۶ صفحات) ۲۰۰۱ء﴾

18- اوراقِ نعت ﴿۵۳ نعتیں۔ (۹۶ صفحات) ۲۰۰۲ء﴾

19- مدحتِ سرور ﷺ ﴿۵۳ نعتیں۔ (۹۶ صفحات) ۲۰۰۲ء﴾

20- عرفانِ نعت ﴿ہر نعت قرآن مجید کی کسی آیت کے حوالے سے۔ ۹۳ نعتیں۔ (۱۸۴ صفحات) ۲۰۰۲ء﴾

21- دیارِ نعت ﴿میر تقی میر کی زمینوں میں کہی گئی نعتیں۔ ۵۳ نعتیں (۱۰۴ صفحات) ۲۰۰۲ء﴾

22- تسبیحِ نعت ﴿۱۰۱ نعتیں۔ (۱۵۲ صفحات) ۲۰۰۳ء﴾

23- صباحِ نعت ﴿۵۳ نعتیں (۸۰ صفحات) ۲۰۰۳ء﴾

24- احرامِ نعت ﴿۶۳ نعتیں۔ (۹۶ صفحات) ۲۰۰۳ء﴾

25- شعاعِ نعت ﴿۹۲ نعتیں۔ (۱۰۴ صفحات) ۲۰۰۳ء﴾

26- دیوانِ نعت ﴿ردیف وار ۶۳ نعتیں۔ (۸۰ صفحات) ۲۰۰۳ء﴾

27- منتشراتِ نعت ﴿اُردو فردیات کا تیسرا مجموعہ۔ (۵۴۶ فردیات)۔ ۸۰ صفحات۔ ۲۰۰۳ء﴾

28- منظومات ﴿۱۹ نعتیں۔ ۵۶ مناقب۔ ۴۴ نظمیں۔ (۱۶۰ صفحات) ۱۹۹۵ء﴾

29- نعتاں دی اَٹی ﴿پنجابی مجموعۂ نعت۔ صدارتی ایوارڈ یافتہ کتاب۔ ۹۳ نعتیں۔ (۱۴۴ صفحات) ۱۹۸۷ء﴾

30- حق دی تائید ﴿(۸ صفحات) ۱۹۵۶ء﴾

31- ساڈے آقا سائیں ﷺ ﴿پنجابی ادب میں پہلا مجموعۂ فردیات۔ (۹۶ صفحات) ۲۰۰۱ء﴾

تحقیق نعت

1- پاکستان میں نعت ﴿اپنے موضوع پر پہلی کتاب (۲۲۴ صفحات) ۱۹۹۳ء﴾

2- خواتین کی نعت گوئی ﴿۲۲۹ نعت گو خواتین کا تذکرہ (۴۳۶ صفحات) ۱۹۹۵ء﴾

3- غیر مسلموں کی نعت گوئی ﴿۱۸۹ ہندوؤں، ۱۶ سکھوں، ۴ عیسائیوں اور ۷ میرزائیوں کی نعت گوئی کا تذکرہ اور محاکمہ و تجزیہ۔ (۳۰۲ صفحات) ۱۹۹۳ء﴾

4- اُردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا۔ جلد اول ﴿(۳۰۸ صفحات) ۱۹۹۶ء﴾

5- اُردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا۔ جلد دوم ﴿۱۹۹۴ء۔ ۳۰۰ صفحات﴾

6- نعت کیا ہے؟ ﴿نعت کے مختلف پہلوؤں پر ایک تحقیقی مقالہ۔ (۱۱۲ صفحات) ۱۹۹۷ء﴾

7- اقبال و احمد رضا: ﴿مدحت گرانِ پیغمبر ﷺ۔ (۱۱۲ صفحات) چار ایڈیشن﴾

8- انتخابِ نعت ﴿بصورتِ ماہنامہ "نعت" لاہور۔ دسمبر ۱۹۹۵ء۔ (۱۱۲ صفحات)﴾

9- مقدمہ "نعت کائنات" ﴿ساڑھے تین ہزار سے زاید سطور پر تحقیقی مقالہ﴾

تدوین نعت

1- مدیحِ رسول ﷺ ﴿بچوں کے لیے انتخابِ نعت۔ (۱۹۸ صفحات) ۱۹۷۳ء﴾

2- نعتِ خاتم المرسلین ﷺ ﴿(۱۶۴ صفحات) ۱۹۸۲ء، ۱۹۸۸ء، ۱۹۹۳ء﴾

3- نعت کائنات ﴿اصنافِ سخن کے اعتبار سے ضخیم انتخاب۔ جنگ پبلشرز۔ (۸۱۶ صفحات) ۱۹۹۳ء﴾

4- نعت حافظ ﴿حافظ پیلی بھیتی کے آٹھ نعتیہ دواوین کا انتخاب۔ (۲۷۶ صفحات) ۱۹۸۷ء﴾

5- قلزمِ رحمت ﴿امیر مینائی لکھنوی کی نعتوں کا انتخاب، تحقیقی مقدمے کے ساتھ (۹۶ صفحات) ۱۹۸۷ء﴾

6- مدیحِ سرورِ کونین ﷺ ﴿(۷۴ صفحات) ۲۰۰۰ء﴾

7- سخنِ نعت ﴿گیارہ ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعروں کا انتخاب۔ شعراءِ نعت کا نیا کلام (۲۴۰ صفحات) ۲۰۰۲ء﴾

8- طرحی نعتیں (حصہ اول) ﴿دو ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعروں کا انتخاب۔ جولائی ۲۰۰۳ء (۱۰۵ صفحات)﴾

9- طرحی نعتیں (حصہ دوم) ﴿تین ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعروں کا انتخاب۔ اکتوبر ۲۰۰۳ء (۱۷۶ صفحات)﴾

10- طرحی نعتیں (حصہ سوم) ﴿ دو ماہانہ نعتیہ مشاعروں کا انتخاب۔ دسمبر ۲۰۰۳ (۹۸ صفحات) ﴾

11- نعت کیا ہے؟ ﴿ فروری ۱۹۸۸، اپریل ۱۹۹۵، مئی ۱۹۹۵، جون ۱۹۹۵ (۴۴۸ صفحات) ﴾

12- اُردو کے صاحب کتاب نعت گو ﴿ اپریل ۱۹۸۸، جون ۱۹۸۸، ستمبر ۱۹۸۹، جولائی ۱۹۹۰ (۴۴۸ صفحات) ﴾

13- نعت ہی نعت ﴿ ۱۰۵۲ نعت گوؤں کی ایک ایک نعت کا انتخاب۔ اکتوبر ۱۹۹۳، فروری ۱۹۹۴، اکتوبر ۱۹۹۴، مارچ ۱۹۹۵، ستمبر ۱۹۹۵، فروری ۱۹۹۶، فروری ۱۹۹۷، اپریل ۱۹۹۸، دسمبر ۱۹۹۸، اکتوبر ۱۹۹۹، اگست ۲۰۰۰، ستمبر ۲۰۰۱، اپریل ۲۰۰۲ اور جولائی ۲۰۰۲ (۱۳۵۰ صفحات) ﴾

14- غیر مسلموں کی نعت (چار حصے) ﴿ ۴۴۸ صفحات ﴾

15- لاکھوں سلام ﴿ (دو حصے) (۲۲۴ صفحات) ﴾

16- کلام ضیا ﴿ (دو حصے) "ضیاء القادری۔ لسان الحسان" کے عنوان سے تحقیقی مقدمہ (۲۲۴ صفحات) ﴾

17- سلام ضیا ﴿ (دو حصے) جرائد کے غائرانہ مطالعہ کا نتیجہ۔ (۲۲۴ صفحات) ﴾

18- آزاد بیکانیری کی نعت ﴿ (دو حصے)۔ آزاد بیکانیری کی ۱۶۳ نعتوں کا انتخاب (۲۲۴ صفحات) ﴾

19- حسن رضا بریلوی کی نعت ﴿ (۱۱۲ صفحات) ﴾

20- غریب سہارنپوری کی نعت ﴿ "خزینۂ نعت" کی نعتوں میں سے ۸۰ نعتوں کا انتخاب (۱۱۲ صفحات) ﴾

21- علامہ اقبال کی نعت ﴿ (۱۱۲ صفحات) ﴾

22- بہزاد لکھنوی کی نعت ﴿ ۱۱۲ صفحات ﴾

23- محمد حسین فقیر کی نعت ﴿ ۱۱۲ صفحات ﴾

24- اختر الحامدی کی نعت ﴿ ۱۱۲ صفحات ﴾

25- شہید بریلوی اور جمیل نظر کی نعت ﴿ دو حصے میں ۴۴ نعتیں اور جمیل نظر کی ایک حمد اور ۳۲ نعتیں + ۵ مضامین و تقاریظ (۱۱۲) ﴾

26- کافی کی نعت

کفایت علی کافی شہید کے دیوانِ کافی .... (۱۱۲ صفحات)

27- لطف بریلوی کی نعت ﴿ "دیوانِ لطف پرڈاکا" (۱۱۲ صفحات) ﴾

28- جوہر میرٹھی کی نعت ﴿ مطبوعہ ۱۸۹۹ (۱۱۲ صفحات) ﴾

29- عبدالقدیر حسرت صدیقی کی حمد و نعت ﴿ ۱۱۲ صفحات ﴾

30- حقیر فاروقی کی نعت ﴿ ۹۶ صفحات ﴾

31- حمید صدیقی کی نعت ﴿ ۱۰۴ صفحات) ﴾

32- عابد بریلوی کی نعت ﴿ ۹۲ نعتوں کا انتخاب (۱۱۲ صفحات) ﴾

33- وارثیوں کی نعت ﴿ (۱۱۲ صفحات)

34- نعتیہ مسدس ﴿ (۱۱۲ صفحات)

35- آزاد نعتیہ نظم ﴿ چالیس شعرا کی آزاد نعتیہ نظمیں اور ایک مضمون (۱۱۲ صفحات) ﴾

36- نعتیہ رباعیات ﴿ رباعی کے فن پر چھے مضامین + ۴۳ شعرا کی نعتیہ رباعیات (۱۱۲ صفحات) ﴾

37- تضمینیں ﴿ ۳۴ شعرا کی نعتوں پر ۵۸ شعرا کی تضمینیں ایک منفرد انتخاب (۱۱۲ صفحات) ﴾

38- نورٌ علیٰ نور ﴿ ۱۱۲ صفحات ﴾ 39- استغاثے ﴿ ۱۱۲ صفحات ﴾

40- موجِ نور ﴿ ۱۱۲ صفحات ﴾ 41- فیضانِ رضا ﴿ ۱۱۲ صفحات ﴾

42- رسولؐ نمبروں کا تعارف ﴿ (چار حصے) (۴۴۸ صفحات) ﴾

43- حضور ﷺ کے لیے لفظ "آپ" کا استعمال ﴿ ۱۱۲ صفحات ﴾

44- نعت قدسی ﴿ ۱۱۲ صفحات ﴾

صحافتِ نعت

ماہنامہ "نعت" کا پہلا شمارہ جنوری ۱۹۸۸ میں شائع ہوا۔ جنوری ۸۸ سے دسمبر ۲۰۰۳ تک سولہ برس کی باقاعدہ اشاعت میں نعت اور سیرت کے موضوع پر ۲۲۰۰۰ (بائیس ہزار) سے زائد صفحات شائع ہو چکے ہیں۔

تدوینِ حمد

1- حمد باری تعالیٰ ﴿ مشمولہ ماہنامہ "نعت" جنوری ۱۹۸۸ (۱۱۲ صفحات) ﴾

2- حمد خالق ﴿ (۲۳۲ صفحات) جنوری ۲۰۰۳ ﴾

مقالاتِ نعت

مختلف رسائل و جرائد میں نعت کے موضوع پر علمی و تحقیقی مقالات کی اشاعت

خطابتِ نعت

نعت کی اہمیت، ضرورت اور افادیت کے موضوع پر مختلف فورموں پر خطابات

دیگر موضوعات پر کتابیں

1- راج دُلارے ﴿ (بچوں کے لیے نظمیں) دو رنگی طباعت۔ ۹۶ صفحات۔ ۱۹۸۵، ۱۹۸۷، ۱۹۹۱ ﴾

2- نزولِ وحی ﴿ (تحقیق) ۱۳۲ صفحات۔ ۱۹۹۸ ﴾

3- شعب ابی طالب ﴿ (موضوع پر پہلا تحقیقی تجزیہ) ۲۱۶ صفحات۔ ۱۹۹۹ ﴾

4- تسخیر عالمین اور رحمت للعالمین ﷺ ﴿ ("وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین" کی سائنسی تعبیر و تشریح اور تفسیر) ۲۵۶ صفحات۔ ۱۹۹۳ ﴾

5- حضور ﷺ کی عاداتِ کریمہ ﴿ ۲۵۶ صفحات۔ ۱۹۹۵ ﴾

6- احادیث اور معاشرہ ﴿ ۱۹۲ صفحات۔ چار ایڈیشن۔ بھارت میں بھی چھپی ﴾

7- ماں باپ کے حقوق ﴿ ۱۱۲ صفحات۔ دو ایڈیشن ﴾

8- میرے سرکار ﷺ ﴿ (۱۴۴صفحات) مضامین سیرت ۔ ۱۹۸۷ ﴾
9- حضور ﷺ اور بچے ﴿ (۱۱۲صفحات) ۱۹۹۳ ﴾
10- درود وسلام ﴿ (۱۲۸صفحات) گیارہ ایڈیشن ﴾
11- قرطاسِ محبت ﴿ (۱۴۴صفحات) ۱۹۹۲ ﴾
12- حمد ونعت ﴿ مضامین "نظم ونثر" کا ایک انتخاب (۲۲۴صفحات) ۱۹۸۸ ﴾
13- میلادالنبی ﷺ ﴿ مضامین نظم ونثر کا ایک انتخاب (۳۳۶صفحات) ۱۹۸۸ ﴾
14- مدینۃ النبی ﷺ ﴿ مضامین نظم ونثر کا ایک انتخاب (۲۲۴صفحات) ۱۹۸۸ ﴾
15- سفرِ سعادت، منزلِ محبت ﴿ (سفرنامہ حرمین) ۲۲۴صفحات ۔ ۱۹۹۲ ﴾
16- دیارِ نور ﴿ (سفرنامہ حرمین) ۱۱۲صفحات ۔ ۱۹۹۵ ﴾
17- سرزمینِ محبت ﴿ (سفرنامہ حرمین) ۱۱۲صفحات ۔ ۱۹۹۹ ﴾
18- تحریکِ ہجرت ۱۹۲۰ ﴿ (تحریک کا پہلا علمی وتحقیقی جائزہ) ۲۶۴صفحات ۔ تین ایڈیشن ﴾
19- قائدِ اعظم ..... افکار وکردار ﴿ (۱۶۰صفحات) ۱۹۹۵ ﴾
20- اقبال، قائدِ اعظم اور پاکستان ﴿ (۱۶۰صفحات) دو ایڈیشن ﴾
21- میلادِ مصطفیٰ ﷺ ﴿ (۴۸صفحات) ۱۹۹۱ ﴾
22- عظمتِ تاجدارِ ختمِ نبوت ﷺ ﴿ (۳۲صفحات) ۱۹۹۱ ﴾
23- ترجمہ خصائص الکبریٰ ﴿ از امام جلال الدین سیوطی (دو جلدیں) ۱۹۸۲ (۱۱۰۵صفحات) ﴾
24- ترجمہ فتوح الغیب ﴿ از حضرت غوث اعظم ۔ ۱۹۸۳ (۱۵۷صفحات) ﴾
25- ترجمہ تعبیر الرؤیا ﴿ منسوب بہ امام سیرین ۔ ۱۹۸۲ (۲۰۸صفحات) ﴾
26- نظریۂ پاکستان اور نصابی کتب ﴿ (ترجمہ وتدوین) ۲۶۴صفحات ۔ ۱۹۷۱ ﴾
27- مناقبِ سید ہجویرؒ ﴿ (انتخاب و تدوین) ۵۳ مناقب ۔ ۷۲صفحات ۔ ۲۰۰۲ ﴾
28- مناقب داتا گنج بخشؒ ﴿ (انتخاب/ تدوین وترتیب) ۵۳ مزید مناقب ۔ مشمولہ مجلّہ "معارفِ اولیا" محکمہ اوقاف پنجاب ۔ شمارہ ۲ (۷۰صفحات) ۲۰۰۳ ﴾
29- مناقب خواجہ غریب نوازؒ ﴿ دو سو سے زائد منقبتیں (تدوین وترتیب) ۔ ۲۵۶صفحات ۔ ۲۰۰۳

تخلیقِ نعت: 3688:31 صفحات/ تحقیقِ نعت: 2302:9 صفحات/ تدوینِ نعت: 9157:44 صفحات
تدوینِ حمد: 344:2 صفحات/ دیگر موضوعات پر کتابیں: 6216:29 صفحات

﴿ کل 115 کتابیں، صفحات 21,707 صفحات ﴾

اخبارِ نعت

سید ہجویرؒ نعت کونسل

1- "سید ہجویرؒ نعت کونسل" (محکمہ اوقاف پنجاب) کے زیرِ اہتمام تیسرے سال کا دوسرا ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرہ 5 فروری 2004 (جمعرات) کو نمازِ مغرب کے فوراً بعد چوپال (ناصر باغ لاہور) میں ہوا۔ بشیر رحمانی صاحبِ صدارت اور نعت لائبریری کاروانِ رضائے مصطفیٰ ﷺ شاہدرہ کے ناظم ومہتمم محمد یوسف ورک قادری مہمانِ خصوصی تھے۔ "سوزِ عقیدت" کے نعت گو ڈاکٹر سردار سوز (نیوجرسی امریکہ) اور محمد اشرف شاکر (سمندری) مہمان شعراء کے طور پر شریکِ مشاعرہ تھے۔

9 فروری 1986 کو صوفی فضل الدین فدا الحکیم کرنی ("حدیثِ ایماں" کے نعت گو) کا انتقال ہوا تھا۔ ان کا درج ذیل مصرعِ طرح کے لیے دیا گیا تھا:

"اوراقِ دل پہ نعتِ پیمبر ﷺ رقم کریں"

تلاوتِ قرآنِ کریم کی سعادت ناظمِ مشاعرہ راجا رشید محمود نے حاصل کی اور سجاد حسن (چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ) نے نعت پڑھی۔

صاحبِ صدارت بشیر رحمانی، مہمان شعراء ڈاکٹر سردار سوز اور محمد اشرف شاکر اور سید ہجویرؒ نعت کونسل کے چیئرمین راجا رشید محمود کے علاوہ جن شعراء نے اپنا طرحی نعتیہ کلام سنایا ان کے اسماءِ گرامی ہیں:

علامہ محمد بشیر رزمی، رفیع الدین ذکی قریشی، ولایت حسین حیدری، علی یاسر (راولپنڈی)، منیر حسین عادل (سمندری)، صادق جمیل، رضا عباس رضا، غضنفر علی جاوید چشتی (گجرات)، سحر فارانی (کاموکے)، ضیا نیر، محمد اکرم افلاک (گوجرانوالا)، ڈاکٹر عطاء الحق انجم فاروقی، سید عبدالعلی شوکت، سلامت علی مغل (برکی)، یونس حسرت امرتسری، ایوب زخمی، آصف شہزاد، حامد رضا حامد (سمندری)، سید محمد اسلام شاہ، حافظ محمد صادق، کامل صدیقی، ایوب زخمی اور بابو محمد رمضان شاہد (گوجرانوالا)، پروفیسر فیض رسول فیضان (گوجرانوالا)، صدیق فتحپوری (کراچی)، قاری غلام زبیر نازش (گوجرانوالا)، حافظ غلام رسول ساقی (گوجرانوالا)، محمد منشا قصوری (کوٹ رادھا کشن) اور عزیز کامل (جو حج بیت اللہ اور زیارتِ روضۂ سرکار ﷺ کے لیے گئے ہوئے ہیں) کا طرحی نعتیہ کلام ناظمِ مشاعرہ نے پڑھا۔

تنویر پھول (کراچی)، محمد حنیف نازش قادری (کاموکے)، رفاقت سعیدی (کاموکے)، محمد

اقبال سلیم رضا (سمندری)، سلیم اختر فارانی (گوجرانوالا)، پیرزادہ حمید صابری اور محمد یوسف فاروقی کا کلام مشاعرے کے بعد ملا۔

مشاعرے کے مہمانِ خصوصی محمد یوسف ورک ہر مشاعرے میں خاموش سامع کے طور پر شریک ہوتے رہے اور کسی کو معلوم نہ ہوا کہ وہ شاعر بھی ہیں۔ انھوں نے اپنے خطاب میں نعت اور فروغِ نعت کی کوششوں پر گفتگو کی اور آخر میں اپنی ایک نعت کے چند اشعار بھی سنائے۔ مطلع اور مقطع یہ ہے:

لطفِ رب غفور دیکھیں گے
ہم مدینہ ضرور دیکھیں گے
یوسف بے ہنر پہ لطف ان کا
اہلِ کیف و سرور دیکھیں گے

مشاعرے میں گرہ نے یہ صورتیں اختیار کیں:

فدا کلیم کرنی: تطہیرِ جسم و روح بہ نوکِ قلم کریں
"اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں"

بشیر رحمانی: صلِ علیٰ کے نور میں ڈھل جائیں دھڑکنیں
"اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں"

محمد اشرف شاکر (سمندری): شاکر ہوں رب کے اور جگر کے لہو کے ساتھ
"اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں"

ڈاکٹر سرداز سوز (امریکہ): مدح محمدِ عربی ﷺ دل سے ہم کریں
"اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں"

علامہ محمد بشیر رزمی: پروانہ نجات ہے رزمی تو بس یہی
"اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں"

رفیع الدین ذکی قریشی: گر آرزو ہے آپ کا سینہ ہو پُرضیا
"اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں"
دونوں جہاں کا اس طرح ساماں بہم کریں
"اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں"
درکار سرخروئی ہے کونین میں جنھیں

"اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں"

محمد حنیف نازش قادری (کاموکی): نوکِ مژہ کو آیئے اشکوں سے نم کریں
"اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں"

ولایت حسین حیدری: لازم ہے خواہشات کو تج کے ہم اہلِ دل
"اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں"

اکرم سحر فارانی (کاموکی): مژگانِ چشمِ شوق کا خامہ جو ہو نصیب
"اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں"

رضا عباس رضا: اس کی عطا نہ ہو تو یہ ممکن نہیں کبھی
"اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں"

غلام زبیر نازش (گوجرانوالا): تیرہ شبی میں نور کا ساماں بہم کریں
"اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں"

یونس حسرت امرتسری: اک روشنی سی اترے گی قلب و نگاہ میں
"اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں"

حامد رضا (سمندری): دونوں جہاں میں خیر کی جن کو بھی ہو طلب
"اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں"

محمد اکرم افلاک (گوجرانوالا): توصیفِ مصطفیٰ ﷺ کو سپردِ قلم کریں
"اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں"

سلام علی مغل (برکی): ذکرِ رسول ﷺ شام و سحر دم بہ دم کریں
"اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں"

منیر حسین عادل (سمندری): خالق کی بارگاہ میں رہ جائے اپنی بات
"اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں"

ایوب زخمی: حق آپ ﷺ سے وفا کا ادا کچھ تو ہم کریں
"اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں"

صدیق فتحپوری (کراچی): پاکیزگی حرف کو جذبوں میں ضم کریں
"اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں"

غلام رسول ساقی (گوجرانوالا): نیچی نگاہ رکھ کے جو گردن کو خم کریں
''اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں''

سید عبدالعلی شوکت: ذہن و زباں ہوں وقفِ ثنائے نبی ﷺ مدام
''اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں''

حافظ محمد صادق: سینے میں شعلہ زن کریں عشقِ شہِ ہدیٰ ﷺ
''اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں''
ربِ جہاں کی حمد کو لب پر کریں رواں
''اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں''
صبح و مسا زباں پہ ہو تذکار آپ کا
''اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں''
ساماں بنا لیں آنکھ کی ٹھنڈک کا ان کی یاد
''اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں''
لب پر ثنائے خالقِ اکبر رقم کریں
''اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں''
آنکھوں میں نورِ گنبدِ اخضر رقم کریں
''اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں''
حسین حیات حرزِ جاں عشقِ رسول ﷺ ہو
''اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں''
جاری زبان پر کریں حافظ درودِ پاک
''اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں''

عزیز کامل: آنکھوں کی پتلیوں پہ ''محمد ﷺ'' لکھا رہے
''اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں''
یادِ نبی ﷺ میں اشکوں سے پیکر اُجال کر
''اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں''

محمد منشا قصوری (کوٹ رادھا کشن): جی چاہتا ہے غارِ حرا کے سکوت میں

''اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں''

ضیا نیر: ذکرِ رسولِ محترم و محتشم ﷺ کریں
''اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں''
روح الامیں سے لے کر ہم کلکِ گہر فشاں
''اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں''
''اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں''
یعنی ثنائے خواجہ ﷺ سخنور رقم کریں

صادق جمیل: ممکن ہے بس اسی کے سبب انشراحِ ذات
''اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں''

غضنفر علی جاوید چشتی (گجرات): مصروف آرزوئے مدینہ میں دھڑکنیں
''اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں''

عطاء الحق انجم فاروقی: مل جائے گا کون خدا کی قسم ہمیں
''اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں''

رفاقت سعیدی (کاموکے): عقبیٰ کی سرخروئی کا ساماں بہم کریں
''اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں''

تنویر پھول (کراچی): اپنے سکونِ قلب کا ساماں بہم کریں
''اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں''

محمد اقبال سلیم رضا (سمندری): اصحابِ مصطفیٰ ﷺ کی طرح آؤ ہم بھی آج
''اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں''

کامل صدیقی: لازم ہے کام عشقِ نبی ﷺ میں یہ ہم کریں
''اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں''

سلیم اختر فارانی (گوجرانوالا): ہوں جس کی نغمگی سے یہ سرشار روح و تن
''اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں''

علی یاسر (راولپنڈی): ہو خونِ روشنائی نفس کو قلم کریں
''اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں''

راجا رشید محمود:

وہ، جن پہ میرے سرورِ عالم ﷺ کرم کریں
''اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں''
سر کو درِ رسول ﷺ پہ اہلِ ولا دھریں
''اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں''
سب لوگ دم حضور ﷺ کی الفت کا یوں بھریں
''اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں''
جو اُمتی نبی ﷺ کے ہیں، دوزخ سے کیوں ڈریں
''اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں''
دے روح کو قلم جو محبت کا کبریا
''اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں''
صفحاتِ لب پہ نقش درودِ حضور ﷺ ہو
''اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں''
محمود آؤ گوہرِ چشمِ خلوص سے
''اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں''
توفیق گر خدائے تعالیٰ عطا کرے
''اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں''
کر کے ہم ان سے منتسب جاں کی کتاب کو
''اوراقِ دل پہ نعت پیمبر ﷺ رقم کریں''

2- ''سید ہجویر نعت کونسل'' کے زیرِ اہتمام تیسرے سال کا تیسرا ماہانہ طرحی نعتیہ مشاعرہ ان شاء اللہ العزیز 4 مارچ 2004 کو نمازِ مغرب کے فوراً بعد چوپال (ناصر باغ لاہور) میں ہوگا۔

ستار وارثی کا درج ذیل مصرعِ طرح کے لیے منتخب کیا گیا ہے:

''اے روح نشاطِ قلب و نظر، سرکارِ دو عالم سیدنا ﷺ''

3- سال کے باقی مشاعروں کے لیے مصرع ہائے طرح یہ ہوں گے:

اپریل: نعتِ محبوبِ داور سند ہو گئی (منور بدایونی)
مئی: ذکرِ حبیبِ کبریا جذب و اثر کی آبرو (عزیز حاصلپوری)

جون: حُسن بہ حسن، رخ بہ رخ، جلوہ بہ جلوہ، ہو بہو (درد کاکوروی)
جولائی: متاعِ قرارِ نظر سبز گنبد (ساغر صدیقی)
اگست: نہیں ہے طور بلند ان کے آستاں کی طرح (شہاب دہلوی)
ستمبر: سارے نبیوں میں ہے اونچا مقام آپ کا، سب پہ لازم ہوا احترام آپ کا (بیکس فتح پوری)
اکتوبر: ان کو شبِ الست کا بدر الدجیٰ کہوں (راجہ محمد عبداللہ نیاز)
نومبر: شبِ معراج پردہ اُٹھ گیا روئے حقیقت کا (محمد دین تاثیر)
دسمبر: یہ دُنیا ایک صحرا ہے، مدینہ باغِ جنت ہے (حفیظ جالندھری)

4- سید ہجویر نعت کونسل کے ماہانہ طرحی مشاعروں کے مقامِ انعقاد میں تبدیلی کی صورت میں دعوت ناموں کے ذریعے اور ماہنامہ ''نعت'' کی وساطت سے شعراءِ نعت کو اطلاع دے دی جائے گی۔

5- ان شاء اللہ تعالیٰ عرس حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے موقع پر حسبِ روایت دربار پر ''مشاعرۂ منقبت'' ہوگا۔

6- دسمبر 2002 میں سید ہجویر نعت کونسل کے زیرِ اہتمام جو ''نعت سیمینار'' ہوا تھا، وہ دُنیا میں پہلا نعت سیمینار تھا۔ اللہ تعالیٰ نے توفیق دی تو دوسرا ''نعت سیمینار'' ربیع الاول شریف میں مرکزِ معارفِ اولیاء کے سیمینار ہال میں ہوگا۔

مناقبِ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ

مدیر نعت کے مرتب کردہ حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمہ کے 53 مناقب 2002 میں اور 53 مناقب 2003 میں محکمہ اوقاف پنجاب نے شائع کیے۔ 2003 ہی میں ''مناقبِ خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ'' کے نام سے مدیر نعت کی مرتبہ 256 صفحات کی کتاب محکمہ اوقاف پنجاب نے شائع کی جس میں دو سو سے زاید مناقب تھے۔ اب مدیر نعت ''مناقبِ غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ'' مرتب کر رہے ہیں جو ''شانِ میراں ٹرسٹ'' کے زیرِ اہتمام کرنل (ر) ڈاکٹر راجا محمد یوسف قادری شائع کریں گے۔ تین سو سے زاید صفحات کی یہ کتاب ان شاء اللہ العزیز ربیع الثانی شریف سے پہلے شائع ہو جائے گی۔

شعراءِ کرام سے درخواست ہے کہ اپنی منقبتیں جلد از جلد مدیر نعت کے نام بھیج دیں۔

متفرقات:

1- 29دسمبر 2003 کو ریڈیو پاکستان کی پندرہ روزہ ''محفلِ میلادؐ'' کی ریکارڈنگ ہوئی۔ قاری احمد خاں باروی نے تلاوتِ قرآن مجید اور محمود احمد قادری، محمد رؤف معصومی، شفیق حسین نظامی اور محمد فراز بٹ نے نعت خوانی کی سعادت حاصل کی۔ مدیر نعت نے ''حضور ﷺ کا صبر و استقلال'' کے موضوع پر تقریر کی۔ میزبان ضمیر فاطمی تھے۔ پیش کش مصطفیٰ کمال کی تھی۔ یہ پروگرام یکم جنوری 2004 (جمعرات) کو نشر ہوا۔

2- میٹرک کی نصابی کتب کے لیے وفاقی وزارتِ تعلیم نے مدیر نعت سے ماحولیاتی آلودگی کے حوالے سے درج ذیل دو مضامین لکھوائے۔

(i) ماحول پر انسانی اثرات

(ii) انسان اور اس کا ماحول

3- وفاقی وزارتِ تعلیم حکومتِ پاکستان کے زیرِ اہتمام پاپولیشن ایجوکیشن کے تدریسی مواد کی ایڈیٹنگ کے لیے شش روزہ اجلاس ہائر ایجوکیشن کمیشن کے لاہور ریجنل آفس میں ہوا۔ اس میں مدیر نعت کو بھی شامل ہونا تھا لیکن ایک دوسرے اجلاس میں شرکت کے لیے انھیں اسلام آباد جانا پڑا اس لیے وہ 31, 26, 29, 30دسمبر کو اُردو اور اسلامیات کے تدریسی مواد کی ایڈیٹنگ کے لیے اجلاس میں شریک ہو سکے۔

4- آزاد جموں و کشمیر کی ''اُردو کی آٹھویں کتاب'' کے مسودے کی جانچ پڑتال کے لیے وفاقی وزارتِ تعلیم (کری کولم ونگ) میں قومی ریویو کمیٹی کا سہ روزہ اجلاس 26, 27, 28دسمبر 2003 کو ہوا۔ مدیر نعت اس اجلاس میں شرکت کے لیے 26دسمبر کو پونے تین بجے کی فلائٹ سے اسلام آباد گئے اور 28دسمبر کو رات ساڑھے سات کی فلائیٹ سے واپس لاہور پہنچے۔

☆☆☆☆☆